حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما

حیات وخدمات

از قلم

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا پاکستان

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہیدی بات

اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال درجے کی محبت ہے اس لیے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بھی چیز عطا کی ہے باکمال عطا کی ہے۔

ہر چیز باکمال عطا ہوئی:

زمانہ، علاقہ، قوم، قبیلہ، خاندان، گھرانہ، جسم، حسن، جمال، بچپن، لڑکپن، جوانی،ازواج، آل اولاد، مزاج، نبوت، ختم نبوت، قرآن، سنت، دین، علم، عمل، اخلاص، تقویٰ، للّٰہیت، خشیت، معرفت، قربت، وفاوایفاء، تبلیغ، صبر، تحمل، بردباری، عفوودرگزر، استقامت، آیات ومعجزات، اسراء، معراج، ہجرت، غزوات، فتوحات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، معاشرات، حجرہ ومسجد، حیات ووفات، حیات بعد الوفات، مدفن ومسکن، شفاعت، جنت، قُربِ الٰہی کے درجات ومقامات جب ہر چیز ہی باکمال عطا کی ہے تو کیا جو جماعت عطا کی ہے (کہ درجہ اسباب میں جس پر مقاصدِ نبوت کی تکمیل منحصر ہے) وہ باکمال عطا نہ کی ہوگی؟ یقیناً وہ بھی بلکہ اس کا ایک ایک فرد خدا کا انتخاب بھی ہے اور باکمال بھی ہے۔ اسی مقدس ومطہر جماعت کے ایک عظیم الشان اور جلیل القدر فرد حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آیات قرآنیہ کے مصداق:

مجموعی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مقام ومرتبے کو بیان کرنے کے لیے جس قدر آیات قرآنیہ موجود ہیں ان تمام آیات قرآنیہ کا مصداق حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ احادیثِ نبویہ کے مصداق:

مجموعی طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مقام ومرتبے کو بیان کرنے کے لیے جس قدر احادیث مبارکہ موجود ہیں ان تمام احادیث مبارکہ کا مصداق حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

اجمالی تعارف

بنو امیہ کا وہ خوش نصیب شخص جسے دنیا جرنیل اسلام، کاتب وحی، فاتح عرب وعجم، امام تدبیر وسیاست اور سب سے بڑی اسلامی ریاست کے حکمران کے تعارف سے جانتی ہے، وہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما ہے۔

جب سے تاریخ کا قلمدان متعصب مزاج لوگوں کے ہتھے چڑھا ہے۔ حقائق کو مسخ کر کے جتنی بے انصافی اس عظیم المرتبت

شخصیت سے برتی گئی شاید کسی اور سے اتنی کی گئی ہو۔ اس لیے ان کے شان و مقام عظمت اور سنہری کارناموں کو بیان کرنا جہاں ہماری ایمانی عقیدت کا مسئلہ ہے وہاں پر تاریخ سے انصاف کا تقاضا بھی ہے۔

ولادت:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) فرماتے ہیں:

مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ الْقُرَشِيُّ الْأُمَوِيُّ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَدَ قَبْلَ الْبِعْثَةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ وَقِيْلَ بِسَبْعٍ وَقِيْلَ بِثَلَاثِ عَشَرَةَ وَالْأَوَّلُ أَشْهَرُ۔

الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، رقم الترجمۃ:8074

ترجمہ: امیر المومنین معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی الاموی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے 5 یا 7 یا 13 سال پہلے پیدا ہوئے۔ مشہور قول پہلا (5 سال پہلے والا) ہے۔

نام و نسب:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) فرماتے ہیں:

مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيٍّ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: (والد کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے) معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) فرماتے ہیں:

أُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ (بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيٍّ)۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: (والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے) ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس۔

نسبی تعلقات:

آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان (بنو امیہ) کا خاندانِ نبوت (بنو ہاشم) سے بہت گہرا تعلق ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب اس طرح ذکر کیا ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

صحیح البخاری، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ : محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُوی بن غالب بن فِہر بن مالک بن نَضَر بن کِنانہ بن خُزیمہ بن مُدرِکہ بن اِلیاس بن مُضَر بن نِزار بن مَعَدّ بن عدنان۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب میں ایک نام "عبد مَناف" کا ہے جو تین واسطوں (عبد اللہ، عبد المطلب، ہاشم) سے آپ کے دادا بنتے ہیں۔ عبد مناف کے چار بیٹے ہیں: ہاشم، مُطلب، نَوفل اور عبد شمس۔

1: ہاشم: ان کی نسل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

2: مطلب: ان کی نسل سے حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوسفیان بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔

نوٹ: مطلب وہی ہیں جو اپنے بھتیجے "شیبۃ الحمد" بن ہاشم (عبد المطلب) کو ان کی والدہ سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ لے آئے اس بچے کو لوگوں نے کہا کہ مطلب کا غلام ہے یعنی عبد المطلب۔ چنانچہ ان کا نام ہی "شیبۃ الحمد" سے عبد المطلب پڑ گیا۔

3: نوفل: ان کی نسل سے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف۔

4: عبد شمس: ان کی نسل سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ معاویہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

عبد مناف پر جا کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب مل جاتا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے عبد مناف پر جا کر ملتا ہے۔

والد کی طرف سے...... معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

والدہ کی طرف سے...... معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

فائدہ: عبد شمس کی نسل سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ عثمان بن عفان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ (اس لیے خونِ عثمان کے قصاص کے معاملے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا)۔

نوٹ: "ابوسفیان" نام کے دو شخص ہیں۔

1: ابوسفیان بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد ہیں)

2: ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں)

بچپن

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کی لوری:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ هِنْدٌ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) تَحْمِلُهُ وَهُوَ صَغِيرٌ وَتَقُولُ:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب بچے تھے سیدہ ہند رضی اللہ عنہا ان کو جھولا جھلاتی اور یہ لوری دیتی:

إِنَّ بُنَيَّ مُعْرِقٌ كَرِيمُ
میرا بیٹا خاندانی شریف کریم ہے

مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِهِ حَلِيمُ
گھر والوں کو محبوب اور بردبار ہے

لَيْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَا لَئِيمُ
بیہودہ گو بھی نہیں اور بری خصلت والا بھی نہیں

وَلَا بِطُخْرُورٍ وَلَا سَئُوْمُ
جسم کے اعتبار سے نہ لاغر ہے اور نہ ہی (مشکلات میں) گھبرانے والا ہے

صَخْرُ بَنِي فِهْرٍ بِهِ زَعِيمُ
قبیلہ بنو فِہر کا سردار ہے

لَا يُخْلِفُ الظَّنَّ وَلَا يَخِيمُ
توقعات کے خلاف نہیں کرتا اور نہ ہی قتال سے پیچھے ہٹنے والا ہے

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

بچپن میں سرداری کے آثار:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

نَظَرَ أَبُو سُفْيَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) يَوْمًا إِلَى مُعَاوِيَةَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) وَهُوَ غُلَامٌ فَقَالَ لِهِنْدٍ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا لَعَظِيمُ الرَّأْسِ وَإِنَّهُ لَخَلِيقٌ أَنْ يَسُوْدَ قَوْمَهُ. فَقَالَتْ هِنْدٌ: قَوْمَهُ فَقَطْ؟ ثَكِلْتُهُ إِنْ لَمْ يَسُدِ الْعَرَبَ قَاطِبَةً.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب چھوٹے تھے اس زمانے میں ایک دن حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو اپنی بیوی ہند رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے: میرا یہ بیٹا بڑے سر والا ہے اس بات کا اھل ہے کہ اپنی قوم کا سردار ہو۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ صرف اپنی قوم کا؟۔۔ ایسی بات نہیں اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ ہو تو پھر اس کی ماں اس (کے نصیب) پر روئے۔

فائدہ: ایک ضرب المثل ہے: "سر بڑے سرداروں کے اور پاؤں بڑے گنواروں کے"

بچپن کا ایک واقعہ:

سریہ رجیع سن 3 ہجری ماہ صفر المظفر میں پیش آیا اس موقع پر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کی غرض سے حرم کی حدود سے باہر تنعیم میں لایا گیا تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دو جس میں میں دو رکعت نماز پڑھ لوں۔ کفار نے اجازت دے دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز نفل ادا کی اور مشرکین کو متوجہ کر کے فرمایا کہ میں نے اس وجہ سے نماز لمبی نہیں کہ کہ تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے موت کے ڈر سے نماز لمبی کی ہے۔ اس کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے یہ انہیں بد دعا دیتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهمّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا. ثُمَّ قَتَلُوهُ. رَحِمَهُ اللهُ.

اے اللہ! ان کو ایک ایک کر کے اپنی گرفت میں لیجیے! انہیں چن چن کے قتل کر دیجیے، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ باقی چھوڑیئے۔ ان مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اللہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔

امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 213ھ یا 217ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَكَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ: حَضَرْتُهُ يَوْمَئِذٍ فِيمَنْ حَضَرَهُ مَعَ أَبِي سُفْيَانَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُلْقِينِي إِلَى الْأَرْضِ فَرَقًا مِنْ دَعْوَةِ خُبَيْبٍ وَكَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دُعِيَ عَلَيْهِ فَاضْطَجَعَ لِجَنْبِهِ زَالَتْ عَنْهُ.

السیرۃ النبویہ لابن ہشام، تحت مقتل خُبیب وحدیثُ دعوتہِ

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس وقت اپنے والد ابوسفیان کے ساتھ اسی جگہ موجود تھا۔ جس وقت حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مشرکین کو بد دعا دی تو میرے والد نے مجھے اسی وقت زمین پر لٹا دیا اور یہ سب منظر میں دیکھ رہا تھا۔ اس وقت لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ جس کے خلاف بد دعا کی جائے اور وہ پہلو کے بل (زمین پر) لیٹ جائے تو اس پر بد دعا کا اثر نہیں ہوتا۔

رشتہ داریاں

1:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف:

امام محمد بن حبیب بن امیۃ بن عمرو الہاشمی ابو جعفر البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:245ھ) فرماتے ہیں:

مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ. كَانَتْ عِنْدَهُ قَرِيبَةُ الصُّغْرَى بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أُخْتُ أُمِّ سَلَمَةَ لِأَبِيهَا لَمْ تَلِدْ لَهُ۔

کتاب المحبر، اسلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: قَرِیبہ صُغریٰ بنت ابی امیہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ کے نکاح میں تھیں جو کہ (ام المومنین سیدہ) ام سلمہ کی باپ شریک بہن تھیں۔ ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اولاد نہیں تھی۔

فائدہ: اس رشتہ کے اعتبار سے آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف بنتے ہیں کیونکہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح اور ان کی بہن قریبہ صغریٰ رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

2:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی:

امام احمد بن محمد بن الحسین بن الحسن ابو نصر البخاری الکلاباذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:398ھ) فرماتے ہیں:

رَمْلَةُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) ...وَاسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ ...أُمُّ حَبِيبَةَ أُخْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْقُرَشِيَّةُ الْأُمَوِيَّةُ الْمَدَنِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

الہدایۃ والارشاد فی معرفۃ اھل الثقۃ والسداد، رقم الترجمۃ:1423

ترجمہ: رملہ بنت ابی سفیان ام حبیبہ رضی اللہ عنہا قریشی اموی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں آپ معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

فائدہ: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ بُزَيْعٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسُبَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَهْلًا لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ صِهْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1931

ترجمہ: حضرت عمر بن بُزیع سے مروی ہے کہ علی بن عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ نے میری گفتگو سنی جس میں میرا ارادہ تھا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نامناسب اور سخت کلمات کہوں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ایسا نہ کرنا کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔

3: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رشتہ داری:

امام ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن بن یوسف ابی محمد القضاعی الکلبی المِزّی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 742ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَبدُ اللہِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْقَرَشِيُّ الْهَاشِمِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ۔۔۔ وَأُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُخْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. وُلِدَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَنَّكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، رقم الترجمۃ: 3216

ترجمہ: ابو محمد عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی المدنی ...... ان کی والدہ ہند بنت ابوسفیان بن حرب بن امیہ اموی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں پیدا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھٹی بھی دی ہے۔

فائدہ: اس رشتے کے اعتبار سے حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی نوفل بن حارث بن عبد المطلب کے بیٹے ہیں۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بہن ہند کے شوہر ہیں۔

4: حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے رشتہ داری:

علی بن الحسین بن محمد بن احمد بن الہیثم المروانی الاموی القرشی، ابو الفرج الاصبہانی الشیعی (المتوفیٰ: 356ھ) کہتے ہیں:

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ عَلِيٌّ الْأَكْبَرُ رَضِيَ اللہُ عَنْهُ وَلَا عَقِبَ لَهُ وَيُكَنّٰى أَبَا الْحَسَنِ وَأُمُّهُ لَيْلٰى بِنْتُ أَبِي مُرَّةَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ وَأُمُّهَا مَيْمُونَةُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا.

مقاتل الطالبین، باب ذکر خبر الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ترجمہ: علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب) جو کہ علی اکبر کہلاتے ہیں ان کی اولاد نہیں ہے ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔ ان کی والدہ لیلیٰ بنت ابو مرہ بن عروہ بن مسعود الثقفی ہیں اور ان (لیلیٰ بنت ابو مرہ) کی والدہ میمونہ بنت ابوسفیان بن حرب ہے۔ (جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں)

فائدہ: اس رشتے کے اعتبار سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ساس بنتی ہیں۔

5: اہل ایمان سے روحانی رشتہ:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الْآيَةِ [عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً] قَالَ: الْمَوَدَّةُ الَّتِي جَعَلَهَا اللہُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ تَزْوِيجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ وَمُعَاوِيَةُ خَالُ الْمُؤْمِنِينَ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1930

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت مذکورہ میں موجود لفظ مودۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا ایک مصداق یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مابین مودۃ (محبت) رکھ دی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی۔ اس رشتے کی وجہ سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المومنین بنیں اور معاویہ رضی اللہ عنہ اہل ایمان کی ماموں بنے۔

قبول اسلام

امام ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ أَسْلَمتُ عُمْرَةَ الْقَضِيَّةِ. لَقِيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ إِسْلَامِيْ عِنْدَهُ فَقَبِلَ مِنِّي.

التاریخ الکبیر المعروف بتاریخ ابن ابی خیثمہ، حرف الیاء

ترجمہ: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے (صلح حدیبیہ کے بعد 7 ہجری میں) عمرۃ القضا کے موقع پر اسلام قبول کیا اپنے اسلام کا اظہار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے اسے میری طرف سے قبول فرمایا۔

اشکال:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَسْلَمَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَامَ الْفَتْحِ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ والے سال اسلام لائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ سن 8 ہجری میں مسلمان ہوئے جبکہ التاریخ الکبیر میں آپ کے قبول اسلام کا تذکرہ سن 7 ہجری میں ملتا ہے

جواب:

آپ رضی اللہ عنہ نے سن 7 ہجری میں اسلام قبول کیا لیکن اس کا کھلم کھلا اظہار سن 8 ہجری فتح مکہ والے سال کیا۔ چنانچہ حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَسْلَمْتُ يَوْمَ الْقَضِيَّةِ وَلٰكِنْ كَتَمْتُ إِسْلَامِي مِنْ أَبِي. ثُمَّ لَمَّا دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ أَظْهَرْتُ إِسْلَامِي فَجِئْتُهُ فَرَحَّبَ بِي.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرۃ القضاء والے سال (سن 7 ہجری) میں اسلام قبول کیا لیکن اپنے اسلام کو والد سے مخفی رکھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فتح مکہ والا سال آیا تو اس موقع پر میں اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوش ہو کر) مجھے مرحبا کہا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت میں

پڑھے لکھے خاندان کا عظیم فرد:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَهْمِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: دَخَلَ الْإِسْلَامُ وَفِي قُرَيْشٍ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ يَكْتُبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَاحِ وَطَلْحَةُ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبُو حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَحَاطِبُ بْنُ عَمْرٍو أَخُو سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ عَنْ قُرَيْشٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُومِيُّ وَأَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ العاصِ بْنِ أُمَيَّةَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُوهُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيُّ وَحُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى الْعَامِرِيُّ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَجُهَيْمُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَمِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيُّ.

فتوح البلدان، باب الامر الخط

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن ابو جہم عدوی سے مروی ہے کہ جب اسلام آیا تو اس وقت قریش میں 17 اشخاص ایسے تھے جو پڑھے لکھے تھے۔ عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عثمان بن عفان، ابو عبیدہ بن جراح، طلحہ، یزید بن ابو سفیان، ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ، حاطب بن عمرو جو سہیل بن عمرو عامری کے بھائی ہیں۔ ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی، ابان بن سعید بن العاص بن امیہ، ان کے بھائی خالد بن سعید، عبد اللہ بن سعد بن ابو سرح العامری، حویطب بن عبد العزیٰ العامری، ابو سفیان بن حرب بن امیہ، معاویہ بن ابو سفیان، جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف اور حلفاء قریش میں سے علاء بن حضرمی۔

علم کی نبوی دعا:

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَحْشِي بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَلْفَهُ. فَقَالَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي قَالَ: اَللّٰهُمَّ امْلَأْهُ عِلْمًا.

تاریخ الاسلام وَوَفیات المشاهیر والاعلام، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے قریب تر ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا پیٹ (آپ کے جسم سے ملا ہوا ہے۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! اسے (مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سینہ مبارک ہے) علم سے بھر دے۔

قرآن وسنت لکھنے کی نبوی دعا:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1911

ترجمہ: حضرت عِرباض بن ساریہ السُّلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! معاویہ کو (قرآن وسنت کو) لکھنے کا، (امور سیاست میں بہترین) حساب کا علم عطا فرما اور (دنیا وآخرت میں) عذاب سے محفوظ فرما۔

کاتب کلام اللہ:

ساری انسانیت کی تاصبح قیامت رہنمائی کے لیے بنیادی طور پر جس کتاب کو اولیت حاصل ہے وہ قرآن کریم ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جب اس کو لکھا جاتا تھا تو اس کے لیے قابل اعتماد اور پڑھے لکھے اشخاص کا تقرر ہوتا۔

امام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:456ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَكَانَا (مُعَاوِيَةُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا). مُلَازِمَيْنِ لِلْكِتَابَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَحْيِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لَا عَمَلَ لَهُمَا غَيْرُ ذٰلِكَ.

جوامع السیرۃ لابن حزم، فصل کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت معاویہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قرآن اور احادیث مبارکہ کو لکھنے کے لیے اکثر اوقات موجود رہتے تھے۔ اور ان دونوں کا اس اہم کام کے علاوہ دیگر (مستقل طور پر) کوئی اور کام نہیں تھا۔

فائدہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مستقل تشکیل اسی کام کی تھی۔

کاتب وحی ہونے پر مزید چند حوالے:

1: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَصَحِبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ الْوَحْيَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَعَ الْكُتَّابِ وَرَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ السُّنَنِ وَالْمَسَانِيدِ وَرَوٰى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دیگر کاتبین کی طرح وحی کو لکھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث روایت کی ہیں جو صحیحین (صحیح البخاری اور صحیح مسلم) اور دیگر

حدیث کی کتابوں سنن اور مسانید میں موجود ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک بڑی جماعت حدیث نقل کرتی ہے۔

2: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَالْمَقْصُودُ مِنْهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ مِنْ جُمْلَةِ الْكُتَّابِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْوَحْيَ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: اور دلائل مذکورہ سے مقصود یہ حاصل ہوتا ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انہی کاتبین وحی میں سے ایک ہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں وحی کو لکھا کرتے تھے۔

قرآن کریم کی بسم اللہ:

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری الجزرجی شمس الدین القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 671ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: أَلْقِ الدَّوَاةَ وَحَرِّفِ الْقَلَمَ وَأَقِمِ الْبَاءَ وَفَرِّقِ السِّينَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِيمَ وَحَسِّنِ اللهَ وَمُدَّ الرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِيمَ.

الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی، تحت آیت وما کنت تتلو من قبلہ۔۔ الخ، سورۃ العنکبوت

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں قرآن کریم کو لکھا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمن الرحیم کی) "ب" کھڑی لکھو "س" کے دندانے جدا رکھو، "م" کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ "اللہ" خوب صورت لکھو، لفظ "رحمٰن" کو دراز کرو اور لفظ "رحیم" عمدگی سے لکھو!

آیۃ الکرسی کی کتابت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اُكْتُبْهَا فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ قَرَأَهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1940

ترجمہ: حضرت نَوف بِکالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر حکم فرمایا: اس (آیۃ الکرسی) کو لکھ لو۔ کیونکہ قیامت تک جو بھی شخص اس کی تلاوت کرے گا آپ کو بھی اس کے برابر اجر ملتا رہے گا۔

فائدہ: 14 صدیوں سے بلا مبالغہ روزانہ لاکھوں مسلمان آیۃ الکرسی کی تلاوت کرتے رہے ہیں۔ کر رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ حدیث مذکور کے مطابق ان سب کا ثواب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ مل رہا ہے اور ملتا رہے گا۔ اس کے علاوہ جتنی آیات کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کتابت کی ہے ان سب کا ثواب بھی آپ کے حصے میں اسی طرح 14 صدیوں سے چلا آ رہا ہے اور قیامت تک چلتا جائے گا۔

جبریل امین علیہ السلام کا سلام:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِءْ مُعَاوِيَةَ السَّلَامَ وَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا فَإِنَّهُ أَمِيْنُ اللهِ عَلَى كِتَابِهِ وَوَحْيِهِ وَنِعْمَ الْأَمِيْنُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جبریل امین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما) کو (میری طرف سے) سلام دیں۔ ان کو بھلائی کی تلقین کریں اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب (قرآن کریم) اور اس کی وحی کے امین ہیں اور بہت اچھے امین ہیں۔

جبریل امین علیہ السلام کی گواہی:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ يَكْتُبُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ كَاتِبَكَ هٰذَا الْأَمِيْنُ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1934

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف فرما تھے اور وحی کی کتابت کر رہے تھے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے یہ کاتب (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) امانت دار ہیں۔

کاتب کلام رسول اللہ:

اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ (اقوال، افعال اور تقاریر۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی موجودگی میں کسی قول وفعل کو دیکھ سن کر رضامندی کا اظہار کرنا) حجت اور دلیل شرعی ہے۔ اس کا مطلقاً انکار کرنا کفر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین طیبہ احادیث مبارکہ کی کتابت کوئی معمولی بات نہیں بلکہ بہت بڑی سعادت اور بارگاہ نبوت میں قابل اعتماد

ہونے کی دلیل ہے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ کریم نے یہ سعادت نصیب فرمائی تھی۔

:1 امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَاهُ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمَا بِذٰلِكَ فَكَتَبَ لَهُمَا وَرَفَعَ إِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَحِيفَتَهِ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1939

ترجمہ: حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عُیَینہ بن بدر اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے اور اپنی بعض ضروریات کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مطالبے کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ایک تحریر لکھ کر ان کے حوالے کر دی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو الگ الگ تحریر لکھ کر دے دی۔

:2 امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَادْعُ مُعَاوِيَةَ۔ وَكَانَ كَاتِبَهُ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1937

ترجمہ: حضرت ابو حمزہ القصاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! معاویہ کو بلا کر لاؤ۔ راوی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے کاتب (قرآن اور خطوط وغیرہ لکھنے والے) تھے۔

:3 حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے

:4 امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ مِنَ الْكَتَبَةِ الْحَسَبَةِ الْفَصَحَةِ... وَكَانَ طَوِيلًا أَبْيَضَ أَجْلَحَ وَصَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ لَهُ۔

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین میں سے خوشخط اور فصیح انسان تھے۔ آپ طویل القامت، گورے چٹے، خوبصورت انسان تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور کاتب تھے۔

مکتوبات نبوی کی کتابت:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَرَبِ۔

الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مبارکہ (بھی) لکھا کرتے تھے۔ مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل عرب کے درمیان ہونے والی خط وکتابت بھی تحریر کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل اعتماد صحابی:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1943

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قینچی کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے تھے۔ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بعض شاگردوں نے عرض کی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور سے ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی تہمت نہیں تھی۔ (ان کی روایت درست ہے)

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب واقعہ:

امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَلَغَنَا ظُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَافِدًا عَنْ قَوْمِي حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَصْحَابَهُ قَبْلَ لِقَائِهِ فَقَالُوا: قَدْ بَشَّرَنَا بِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدَمَ عَلَيْنَا بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ: قَدْ جَاءَكُمْ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ ثُمَّ لَقِيتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَأَدْنٰى مَجْلِسِي وَبَسَطَ لِي رِدَاءَهُ فَأَجْلَسَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ وَأَطْلَعَنِي مَعَهُ وَأَنَا مِنْ دُونِهِ ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَتَاكُمْ مِنْ بِلَادٍ بَعِيدَةٍ مِنْ بِلَادِ حَضْرَمَوْتَ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ بَقِيَّةُ أَبْنَاءِ الْمُلُوكِ بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا وَائِلُ وَفِي وَلَدِكَ ثُمَّ نَزَلَ وَأَنْزَلَنِي مَعَهُ وَأَنْزَلَنِي مَنْزِلًا شَاسِعًا عَنِ الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ يُبَوِّئَنِي إِيَّاهُ فَخَرَجْتُ وَخَرَجَ مَعِي حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ: يَا وَائِلُ إِنَّ الرَّمْضَاءَ قَدْ أَصَابَتْ بَاطِنَ قَدَمِي فَأَرْدِفْنِي خَلْفَكَ ۔۔۔۔ الخ

المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث: 1176

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی اطلاع ملی تو میں اپنی قوم کی طرف سے وفد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے آنے کی خوشخبری تین دن پہلے دی ہے اور فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کے پاس وائل بن حجر آئے گا۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرحبا فرمایا اور مجھے اپنے قریب کیا، میرے لیے اپنی مبارک چادر بچھائی، مجھے اس پر بٹھایا اس کے بعد صحابہ کرام کو بلوایا۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور مجھے بھی چڑھایا میں آپ کے پیچھے تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: لوگو! یہ وائل بن حجر ہیں۔ آپ کے پاس بہت دور کے شہر سے آئے ہیں، کسی کے مجبور کیے بغیر اپنی مرضی اور خوشی سے آئے ہیں اور بادشاہوں کی اولاد میں سے ہیں۔ (پھر مجھے فرمایا) اے وائل! اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی اولاد میں برکت عطا فرمائے۔ منبر سے نیچے تشریف لائے اور مجھے بھی اتارا، مجھے مدینہ منورہ سے دور ایک جگہ پر مہمان کے طور پر ٹھہرایا اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ مجھے اس مکان تک چھوڑ آئیں۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا، جب کچھ راستہ طے ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: وائل! گرمی کی وجہ سے میرے پاؤں جھلس رہے ہیں اس لیے مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیں۔

غزوہ حنین میں:

امام ابوعبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 430ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَشَهِدَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث: 29

ترجمہ: محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما غزوہ حنین میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنین کی غنیمت میں سے آپ کو 100 اونٹ اور 40 اوقیہ چاندی عنایت فرمائی۔

فائدہ: اُوقیہ چاندی کا ایک باٹ جو 10.50 (ساڑھے دس) تولے کا ہوتا تھا جس کی مالیت 40 درہم کے برابر تھی۔ فروری 2023ء میں چالیس اوقیہ کی قیمت نولاکھ پینتیس ہزار ایک سو چھتیس 9،35،136 روپے بنتی ہے۔

درہم	پاکستانی کرنسی
1	584.46
ایک اوقیہ (40 دراہم)	23378.4
چالیس اوقیہ (1600 دراہم)	9,35,136

ہادی ومہدی بننے کی نبوی دعا:

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3842

ترجمہ: صحابی رسول حضرت عبد الرحمان بن ابی عمیرہ مُزَنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا اسے بھی ہدایت نصیب فرما اور اس کے ذریعے دوسروں کو بھی ہدایت عطا فرما۔

معاویہ رضی اللہ عنہ واقعی مہدی ہیں:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْأَعْمَشِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُمْ: هُوَ الْمَهْدِيُّ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1953

ترجمہ: حضرت اعمش رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو ان کے مہدی ہونے کے قائل ہو جاتے۔

فائدہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مہدی ہونے کی جو دعا دی تھی آپ اس کی قبولیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے۔ واقعی وہ مہدی تھے۔

عذاب سے حفاظت کی نبوی دعا:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ وَلَا تُعَذِّبْهُ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1915

ترجمہ: صحابی رسول حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عُمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت قبول کرنے والا بنا اور اسے ہدایت پر ثابت قدم فرما، ان کے ذریعے سے ہدایت کو عام فرما اور انہیں عذاب سے محفوظ فرما۔

خلافت کی نبوی دعا:

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُمِّ حَبِيبَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَقَّ الْبَابَ دَاقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اُنْظُرُوا مَنْ هٰذَا" قَالُوا: مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: "اِئْذَنُوا لَهُ" وَدَخَلَ، وَعَلٰى أُذُنِهِ قَلَمٌ لَهُ يَخُطُّ بِهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْقَلَمُ عَلٰى أُذُنِكَ يَا مُعَاوِيَةُ؟ قَالَ: قَلَمٌ أَعْدَدْتُهُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: جَزَاكَ اللهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا، وَاللهِ مَا اسْتَكْتَبْتُكَ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفْعَلُ مِنْ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ بِكَ لَوْ قَدْ قَمَّصَكَ اللهُ قَمِيصًا؟ يَعْنِي: الْخِلَافَةَ. فَقَامَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ اللهَ مُقَمِّصٌ أَخِي قَمِيصًا؟ قَالَ: نَعَمْ! وَلٰكِنْ فِيهِ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَادْعُ لَهُ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ بِالْهُدٰى وَجَنِّبْهُ الرَّدٰى، وَاغْفِرْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:1838

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ باہر سے کسی نے دروازے پر دستک دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو کون ہے؟ جواب ملا کہ معاویہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اندر بلائیں! آپ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ کے کان پر قلم اٹکا ہوا تھا، جس سے وہ (قرآن، فرامین رسول، مکاتیب پیغمبر وغیرہ) لکھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے معاویہ! آپ نے کان پر قلم کیوں رکھا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مبارکہ کو لکھنے کے لیے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کریم آپ کو میری طرف سے (اپنی شان کے مطابق) جزائے خیر عطا فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ سے کتابت والا کام اللہ کے حکم کی بنیاد پر کراتا ہوں کیونکہ میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ عزوجل کی وحی کے تحت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ کو اللہ تعالیٰ قمیص (خلعت خلافت) عطا فرمائے تو اس وقت آپ کی حالت کیا ہو گی؟ (آپ کس طرح معاملات سرانجام دیں گے؟) یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میرے بھائی کو اللہ تعالیٰ قمیص (خلعت خلافت) پہنائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن (میرے زمانے کے بنسبت اس زمانے میں) شر و فساد زیادہ ظاہر ہو گا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے بھائی کے حق میں خیر کی دعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! اسے ہدایت کی طرف رہنمائی عطا فرما، اسے ہلاکت سے محفوظ فرما۔ اس کی آخرت اور دنیا میں مغفرت فرما۔

دعائے نبوی سے خلافت کی امید:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا زِلْتُ فِي طَمَعٍ مِنَ الْخِلَافَةِ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1966

ترجمہ: حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ معاویہ اگر آپ حاکم بن جائیں تو رعایا سے حسن سلوک کرنا اسی وقت سے مجھے امید تھی کہ اللہ مجھے حکمرانی عطا فرمائیں گے۔

عدل وانصاف کی نبوی وصیت:

امام ابوعبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ.

مسند احمد، رقم الحدیث: 16933

ترجمہ: حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ! اگر آپ کو کسی علاقے کا والی (گورنر) بنادیا جائے تو خوف خدا کو ملحوظ رکھ کر عدل وانصاف قائم کرنا۔

سلطنت کے استحکام کی نبوی دعا:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ الْعَذَابَ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1919

ترجمہ: حضرت مسلمہ بن مُخلّد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو (قرآن وسنت کو) لکھنے کا علم عطا فرما ان کی سلطنت کو مستحکم فرما اور ان کو عذاب سے محفوظ فرما۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نمایاں خدمات پیش کیں۔

جنگ یمامہ میں شرکت:

ربیع الاول سن 12 ہجری سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع میں ایک عظیم جنگ ہوئی، جسے "جنگ یمامہ" کہتے ہیں۔ اسی جنگ میں جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ بن حبیب کذاب کو قتل کیا گیا۔ اس کا قتل کئی حضرات کی طرف منسوب ہے، ان میں ایک نام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَقَدْ يَكُونُ لَهُ شِرْكٌ فِي قَتْلِهِ وَإِنَّمَا الَّذِي طَعَنَهُ وَحْشِيٌّ وَجَلَّلَهُ أَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ بِالسَّيْفِ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: مسیلمہ کذاب کے قتل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے۔ پہلے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے نیزہ سے وار کیا اور ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ نے تلوار سے وار کیا۔

امام حسین بن محمد بن الحسن الدِّیار بَکری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:966ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَ كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَنَا قَتَلْتُهُ.

تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، ذکر تقدیم خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔

فائدہ: مسیلمہ کذاب کے قتل کئی حضرات کی طرف منسوب ہے۔

1. وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ
2. معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما
3. عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
4. ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ
5. عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ

تطبیق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے اول اول اسے نیزہ مار کر زخمی کیا ہو، اسی دوران دوسرے اور تیسرے کا نیزہ بھی جا لگا ہو۔ زخمی ہو کر گرا ہو تو کسی نے تلوار سے وار کیا ہو۔ اس کی ابھی کچھ سانسیں باقی ہوں تو کسی نے آخری وار کیا ہو۔

بطور امیر لشکر:

شام کی فتح کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکر روانہ کیے۔ انہی لشکروں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر روانہ کیا۔ ایک مرتبہ حضرت یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو کمک کی ضرورت پڑی۔ لوگوں نے آکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتایا اور امدادی دستہ روانہ کرنے کی درخواست کی۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَاجْتَمَعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُنَاسٌ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَمَرَهُ بِاللِّحَاقِ بِيَزِيدَ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ حَتَّى لَحِقَ بِيَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر الخبر عما کان فیہا من الاحداث

ترجمہ: لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے امدادی دستے کا امیر بنایا اور انہیں حکم دیا کہ آپ اپنے بھائی یزید بن ابو سفیان کی زیر قیادت لشکر میں شامل ہوں چنانچہ حضرت معاویہ (امیر لشکر بن کر) روانہ ہوئے اور (اپنے بھائی) یزید کے لشکر سے جا ملے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نمایاں خدمات پیش کیں۔

جنگ یرموک میں شرکت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شام کے علاقے یرموک میں ایک معرکہ لڑا گیا جسے "جنگِ یرموک" کہا جاتا ہے۔ اس میں اہل اسلام کے چوبیس ہزار شیر دل مجاہد شریک جنگ ہوئے ان میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے والد محترم حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا، آپ کی ہمشیرہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے بھائی حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے۔ اس میں آپ کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی آنکھ بھی شہید ہوئی۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَآثَارٌ مَحْمُودَةٌ فِي يَوْمِ الْيَرْمُوكِ وَمَا قَبْلَهُ وَمَا بَعْدَهُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی) جنگ یرموک میں اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی عسکری کارکردگی قابل تعریف ہے۔

فائدہ: جنگ یرموک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شروع ہوئی تھی۔ ایام جنگ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابتدائی زمانہ خلافت میں جنگ مکمل ہوئی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

سیاسی مشاورت:

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آپ کبھی ہمارے ہاں تشریف لائیں! چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنے اِن کے گھر تشریف لائے۔

امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ: فَأَتَيْتُهُ يَوْمًا وَهُوَ خَالٍ بِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالْبَابِ لَمْ يَدْخُلْ فَرَجَعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَرْجِعُ رَجَعْتُ فَلَقِيَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ لَمْ أَرَكَ أَتَيْتَنَا قُلْتُ: قَدْ جِئْتُ وَأَنْتَ خَالٍ بِمُعَاوِيَةَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فَرَجَعْتُ، قَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِالْإِذْنِ مِنَ ابْنِ عُمَرَ۔

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، حبس عمر رضی اللہ عنہ الحُطیئۃ فی ھجائہ الزِبرِقان بن بدر

ترجمہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سیاسی مشاورت میں مصروف تھے اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دروازے پر موجود

تھے انہیں بھی اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ میں نے جب یہ حالات دیکھے تو واپس آ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: بیٹے! کیا بات ہے آپ ہمارے ہاں تشریف کیوں نہیں لائے؟ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ) میں نے کہا میں آپ سے ملنے آپ کے ہاں آیا تھا لیکن آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سیاسی امور پر تبادلہ خیال فرما رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کے بیٹے عبد اللہ بھی اندر جانے کے بجائے واپس لوٹ گئے تو میں بھی واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہاں میرا بیٹا عبد اللہ اور کہاں آپ کا مقام و مرتبہ! یعنی جب آپ تشریف لائے تھے تو اطلاع کر دیتے میں اپنا کام موخر کر لیتا اور آپ سے ملاقات کرتا۔

حج کے موقع پر حاضری:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَوُلِّيَ عُمَرُ وَلَّى يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الشَّامَ فَقَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ عَلَى عُمَرَ وَقَدْ حَجَّ عُمَرُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَتٰى قَدِمْتَ؟ قَالَ: اَلْآنَ وَبَدَأْتُ بِكَ قَالَ: فَأْتِ أَبَوَيْكَ وَابْدَأْ بِهِنْدٍ فَانْصَرَفَ مُعَاوِيَةُ فَبَدَأَ بِهِنْدٍ فَقَالَتْ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ وَاللهِ قَلَّ مَا وَلَدَتْ حَرَّةٌ مِثْلَكَ وَقَدِ اسْتَنْهَضَكُمْ هٰذَا الرَّجُلُ فَاعْمَلُوا بِمَا يُوَافِقُهُ وَاجْتَنِبُوا مَا يُكْرِهُهُ۔

انساب الاشراف للبلاذری، الرقم: 31

ترجمہ: جب (خلیفہ اول) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو (خلیفہ دوم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید رضی اللہ عنہ کو شام کا حاکم بنایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حضرت عمر سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے تشریف لے گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ کب پہنچے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابھی پہنچا ہوں اور سب سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو سب سے پہلے اپنے والدین کے پاس جانا چاہیے اور خصوصاً اپنی والدہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کے پاس۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے پاس تشریف لے گئے ان سے گفتگو کی۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹے! اللہ کی قسم! بہت کم مائیں آپ جیسے بیٹے جنتی ہیں۔ (لیکن یہ بات بھی یاد رکھو کہ) آپ کو ابھی جو عروج ملا ہے وہ امیر المومنین کی وجہ سے ملا ہے اس لیے ہمیشہ ان کے مزاج کا خیال کرو جو بات انہیں پسند ہو اسے اختیار کرو اور جو چیز انہیں ناپسند ہو اس سے اجتناب کرو۔

والی حمص کا تقرر:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ: لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3843

ترجمہ: حضرت ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حمص کا والی مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو والی بنا دیا۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: حضرت معاویہ کا تذکرہ ہمیشہ اچھے الفاظ میں کرو کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے حق میں یہ الفاظ خود سنے ہیں کہ اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔ (اب ان کے ذریعے ہدایت ہی پھیلے گی)

سالانہ وظیفہ دس ہزار دینار:

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَزَقَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى عَمَلِهِ الشَّامَ عَشْرَةَ آلَافِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ذکر معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ابو سلیمان موسیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سالانہ وظیفہ دس ہزار دینار مقرر فرمایا جس وقت آپ کو شام کا والی بنایا۔

مصائب میں مسکرانا:

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَذُكِّرَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا فَقَالَ: دَعُوْنَا مِنْ ذَمِّ فَتَى قُرَيْشٍ مَنْ يَّضْحَكُ فِي الْغَضَبِ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا عَلَى الرِّضَا وَلَا يُؤْخَذُ مَا فَوْقَ رَأْسِهِ إِلَّا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے نامناسب بات کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس قریشی نوجوان کے بارے نامناسب باتیں نہ کرو جو سخت غصے کی حالت میں بھی مسکرا دیتا ہے (یعنی بہت حلم اور حوصلے والا انسان ہے) اس کے پاس جو کچھ ہے اس کی رضامندی کے بغیر نہیں لیا جا سکتا اور اس کے سر کی چیز کو حاصل کرنے کے لیے اس کے قدموں میں گرنا پڑتا ہے۔

معاویہ رضی اللہ عنہ میں خیر ہی خیر دیکھی:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى عُمَرَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ خَضْرَاءُ فَنَظَرَ إِلَيْهَا

الصَّحَابَةُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عُمَرُ وَثَبَ إِلَيْهِ بِالدِّرَّةِ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِهَا وَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ يَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. اللّٰهَ اللّٰهَ فِيَّ. فَرَجَعَ عُمَرُ إِلٰى مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: لِمَ ضَرَبْتَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا فِي قَوْمِكَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ إِلَّا خَيْرًا وَمَا بَلَغَنِي إِلَّا خَيْرٌ وَلٰكِنِّي رَأَيْتُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَضَعَ مِنْهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت ایک سبز رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف (تعجب سے) دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ معاملہ دیکھا تو درہ لے کر کھڑے ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قریب آئے اور اپنے درہ سے مارنے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پکار پکار کر کہتے رہے اللہ اللہ امیر المومنین آپ مجھے کیوں مار رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ نے اس کو کیوں مارا؟ حالانکہ ان جیسا انسان آپ کی قوم میں کوئی نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اس میں بھلائی اور خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ اور اس کے متعلق مجھے صرف بھلائی اور خیر کی ہی خبر ملی ہے۔ لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ یہ اس لباس کو اتارے۔ اور آپ نے ان کے لباس کی طرف اشارہ کیا۔

شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الشَّامَ تَلَقَّاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَوْكِبٍ عَظِيمٍ فَلَمَّا دَنَا مِنْ عُمَرَ قَالَ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ الْمَوْكِبِ؟ قال: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ: هٰذَا حَالُكَ مَعَ مَا بَلَغَنِي مِنْ طُولِ وُقُوفِ ذَوِي الْحَاجَاتِ بِبَابِكَ؟ قَالَ: هُوَ مَا بَلَغَكَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: وَلِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَكَ بِالْمَشْيِ حَافِيًا إِلٰى بِلَادِ الْحِجَازِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا بِأَرْضٍ جَوَاسِيسُ الْعَدُوِّ فِيهَا كَثِيرَةٌ فَيَجِبُ أَنْ نُظْهِرَ مِنْ عِزِّ السُّلْطَانِ مَا يَكُونُ فِيهِ عِزٌّ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ وَيُرْهِبُهُمْ بِهِ، فَإِنْ أَمَرْتَنِي فَعَلْتُ، وَإِنْ نَهَيْتَنِي انْتَهَيْتُ.

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا مُعَاوِيَةُ مَا سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتَنِي فِي مِثْلِ رَوَاجِبِ الضِّرْسِ لَئِنْ كَانَ مَا قُلْتَ حَقًّا إِنَّهُ لَرَأْيٌ أَرِيبٌ وَلَئِنْ كَانَ بَاطِلًا إِنَّهُ لَخَدِيعَةٌ أَدِيبٌ. قَالَ: فَمُرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا شِئْتَ قَالَ: لَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَحْسَنَ مَا صَدَرَ الْفَتَى عَمَّا أَوْرَدْتَهُ فِيهِ؟! فَقَالَ عُمَرُ: لِحُسْنِ مَوَارِدِهِ وَمَصَادِرِهِ جَشَّمْنَاهُ مَا جَشَّمْنَاهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ذکر شیئ من ایامہ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام کی طرف روانہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک بڑے مجمع کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے استقبال کے لیے آرہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاویہ! آپ شان و شوکت والا مجمع رکھتے ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

نے جواب دیا کہ جی ہاں امیر المومنین (ایسے ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ ضرورت مند لوگ آپ کے دروازے کے سامنے کافی دیر تک کھڑے رہتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ کو ملنے والی اطلاع درست ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو حجاز تک ننگے پاؤں (پیدل) چلنے کا حکم دوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! ہم جہاں رہتے ہیں یہاں دشمنوں کے جاسوس بہت رہتے ہیں (جو ہمارے احوال ہمارے دشمنوں تک پہنچاتے ہیں) اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ دیکھیں۔ جس میں در حقیقت اسلام اور اہل اسلام کی شان وشوکت ہے اور اسی کے ذریعے ہم انہیں مرعوب رکھتے ہیں۔ آپ مجھے جو حکم دیں میں اس کی تعمیل کروں گا آپ حکم فرمائیں تو اسے قائم رکھوں اور آپ منع کر فرمائیں تو میں رک جاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو بات آپ سے پوچھتا ہوں آپ الٹا مجھے اسی میں الجھا دیتے ہو۔ اگر آپ سچ کہہ رہے ہیں تو یہ ایک عقل مند انسان کی عمدہ رائے (تدبیر) ہے اور اگر یہ بات غلط ہے تو پھر ایک چال ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جیسے آپ کا حکم ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہ تو اس بارے میں تمہیں حکم دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں۔ ایک شخص (حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) جو اس وقت وہاں موجود تھے انہوں نے فرمایا: امیر المومنین اس نوجوان نے آپ کی بات کا کیا ہی خوبصورت انداز میں جواب دیا۔ (ان کی یہ بات سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی انہی خداداد صلاحیت اور استعداد کی وجہ سے ہم نے انہیں بہت بڑی ذمہ دار سونپ رکھی ہیں۔

فرقہ بندی سے بچو ورنہ شام میں معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہے:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هَارُونَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ بَعْدِي فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَإِنَّ مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت ابوہارون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: میرے بعد آپس کی فرقہ بندی سے بچنا اور اگر تم نے ایسا کر لیا (یعنی فرقہ بندی کی کوشش کی) تو ملک شام میں معاویہ موجود ہیں (تمہیں سیدھا کریں گے)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی نمایاں خدمات پیش کیں۔

ساحلی علاقوں کی مضبوطی:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ يَأْمُرُهُ بِتَحْصِينِ السَّوَاحِلِ وَشَحْنَتِهَا وَإِقْطَاعِ مَنْ يُنْزِلُهُ إِيَّاهَا الْقَطَائِعَ فَفَعَلَ.

فتوح البلدان، فتح مدینۃ دِمَشق وارضہا

ترجمہ: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں ساحلی علاقوں کو مضبوط بنانے اور حفاظتی دستے متعین کرنے کا حکم دیا مزید یہ کہ جو ان علاقوں میں مقیم لوگوں کے لیے وظائف اور جاگیریں مقرر کرنے کا حکم دیا۔

پہلا بحری جہاد:

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحری جہاد کی پیش گوئی فرمائی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری ہوئی۔ سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس بحری جہاد کے امیر لشکر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کی اجازت مانگی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعض وقتی حالات کے تقاضوں کی وجہ سے اسے ملتوی فرمایا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2799

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ آرام فرماتے تھے وہ جو جگہ میرے قریب تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، مسکرائے۔ میں نے عرض کی:

آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگوں پیش کیے گئے (یعنی خواب میں دکھلائے گئے) جو قتال فی سبیل اللہ کے لیے سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ اللہ سے میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی اور دوبارہ سوگئے۔ پھر پہلی مرتبہ کی طرح کیا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے، مسکرائے۔) اور ام حرام رضی اللہ عنہانے بھی پہلی مرتبہ کی طرح کیا (انہوں نے پوچھا کہ آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ کی طرح جواب دیا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگوں پیش کیے گئے یعنی خواب میں دکھلائے گئے جو قتال فی سبیل اللہ کے لیے سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔) سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہانے عرض کی: آپ اللہ سے میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ انہی پہلے (بحری جہاد کرنے والے) لوگوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے تشریف لے گئیں جب مسلمان پہلی مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت سمندری سفر (جہاد) پر روانہ ہوئے۔ جب غزوے سے واپس تشریف لائے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس سفر میں آپ کے قریب سواری لائی گئی تاکہ آپ اس پر سوار ہوسکیں اس سواری نے آپ کو زمین پر گرادیا (آپ نیچے گر گئیں) جس کے سبب سے آپ وفات پاگئیں۔

میری امت کا پہلا بحری لشکر جہاد جنتی ہے:

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا ۔ قَالَتْ: أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ: أَنَا فِيهِمْ ۔ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2924

ترجمہ: سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندری سفر کرکے جہاد کے لیے جائے گا اس نے اپنے لیے (اللہ کی رحمت، مغفرت، جنت) واجب کرلی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں! آپ ان میں شامل ہیں۔

امام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ الْمُهَلَّبُ رَحِمَهُ اللهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ ۔

فتح الباری، رقم الحدیث:2924

ترجمہ: حضرت مُہَلَّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے (مسلمان حکمران) ہیں جنہوں نے بحری جنگ لڑی ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت:

خلیفۃ الرسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں بلوائیوں نے شورش بپا کی اور آپ کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے لگے اس موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ شام تشریف لائیں! وہاں آپ کی جان کا تحفظ بھی ہو گا اور وہ لوگ اطاعت گزار بھی ہیں لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ فرمایا۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ: لَا أَخْتَارُ بِجِوَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ.فَقَالَ: أُجَهِّزُ لَكَ جَيْشًا مِنَ الشَّامِ يَكُونُونَ عِنْدَكَ يَنْصُرُونَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ أُضَيِّقَ بِهِمْ بَلَدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَوَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَتُغْتَالَنَّ-أَوْ قَالَ: لَتُغْزَيَنَّ-فَقَالَ عُثْمَانُ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.ثُمَّ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ وَقَوْسُهُ فِي يَدِهِ، فَمَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ وَاتَّكَأَ عَلَى قَوْسِهِ وَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَلِيغٍ يَشْتَمِلُ عَلَى الْوَصَاةِ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ إِسْلَامِهِ إِلَى أَعْدَائِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ ذَاهِبًا.

البدایۃ والنہایۃ، دخلت سنۃ ثلاث وثلاثین ففیھا مقتل عثمان رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی حفاظت کے لیے ایک دستہ شام سے روانہ کرتا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس طرح اس دستے کو سنبھالنے کا شہر رسول کے مہاجرین و انصار پر بوجھ پڑے گا (جو مجھے پسند نہیں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین! اللہ کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ آپ پر اچانک حملہ نہ ہو جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی سب سے بہتر کارساز ہے۔ (جب ان حفاظتی تدابیر کے لیے رضامند نہ ہوئے تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے شام کے سفر کے لیے تلوار اور کمان وغیرہ سے مسلح ہو کر نکلے اور مہاجرین و انصار کی مجلس میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ آپ نے اپنی کمان سے ٹیک لگا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حفاظت سے متعلقہ ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاکید فرمائی کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔ اس کے بعد آپ شام کی طرف چل دیے۔

مجھ سے سب راضی گئے:

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعْصُومًا فَوَلَّانِي وَأَدْخَلَنِي فِي أَمْرِهِ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَلَّانِي ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَلَّانِي ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَوَلَّانِي فَلَمْ أَلِ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَمْ يُوَلِّنِي

إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ عَنِّي۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر تسییر من سیر من اهل الکوفۃ الیها

ترجمہ: (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم معصوم (عن الخطاء) تھے انہوں نے مجھے والی بنایا اور اپنے کام (اشاعت و حفاظت دین) میں مجھے شریک کیا۔ آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ (اول) بنے انہوں نے مجھے والی مقرر فرمایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ (دوم) بنے انہوں نے بھی مجھے والی مقرر فرمایا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ (سوم) بنے انہوں نے بھی مجھے والی بنایا۔ میں ان میں سے جس کے لیے والی بنا اور جس نے مجھے والی بنایا وہ سب مجھ سے راضی رہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد کی بنیاد پر پہلے خون عثمان کے قصاص کا مطالبہ کیا۔ اس دوران جنگ صفین کا ناخوشگوار واقعہ بھی پیش آیا۔ جس کا تذکرہ ہم اعتراضات وجوابات کے ذیل میں قدرے تفصیل سے کریں گے۔ لیکن ان سب کے باوجود دونوں کا آپس میں پیار ومحبت اور باہمی عزت و احترام کا برتاؤ مثالی رہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خود سے افضل سمجھنا:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقصد محض سلطنت قائم کرنا نہ تھا بلکہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خود سے افضل اور خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے تھے۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيُّ وَجَمَاعَةٌ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْتَ تُنَازِعُ عَلِيًّا أَمْ أَنْتَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنِّيْ وَأَحَقُّ بِالْأَمْرِ وَلٰكِنْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا وَأَنَا ابْنُ عَمِّهِ وَإِنَّمَا أَطْلُبُ بِدَمِهِ فَأْتُوْا عَلِيًّا فَقُوْلُوْا لَهُ: فَلْيَدْفَعْ إِلَيَّ قَتَلَةَ عُثْمَانَ وَأَسْلَمُ لَهُ۔

تاریخ الإسلام للذہبی، ج3ص540

ترجمہ: حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کی: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کے معاملے میں کیوں جھگڑتے ہیں؟ کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی بات نہیں۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے افضل ہیں اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں لیکن آپ نہیں جانتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلماً قتل کر دیا گیا؟ اور میں اُن کا چچازاد ہوں اور ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہا ہوں آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ قاتلین عثمان کو میرے حوالے کر دیں اور میں یہاں کا نظام ان کے سپرد کر دوں گا۔

حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کا باہمی احترام:

محمد بن حسین بن موسیٰ سید شریف رضی شیعی (المتوفیٰ:406ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ وَدَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ لَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْإِيْمَانِ بِاللهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا. اَلْأَمْرُ وَاحِدٌ إِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَنَحْنُ مِنْهُ بُرَآءٌ۔

نہج البلاغۃ، ج3، ص114

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ یقیناً ہم دونوں (میرا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کا رب ایک (اللہ ہی) ہے۔

ہمارا نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ہے۔ ہماری اسلام کی دعوت ایک ہی ہے نہ تو ہم اُن سے اللہ پر ایمان لانے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے میں آگے بڑھے ہوئے ہیں اور نہ ہی وہ ہم سے اس بارے آگے بڑھے ہوئے ہیں یعنی ہم دونوں برابر ہیں۔ ہمارا اختلاف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ناحق خون (قتل) کے بارے اختلاف ہوا ہے اور ہم اس سے بری ہیں۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خونِ عثمان کے قصاص کے بارے باہمی جنگ ہو رہی تھی اس وقت رومی بادشاہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی کہ میں اس جنگ میں آپ کا یہ تعاون کر سکتا ہوں کہ اپنی عظیم فوج آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں تاکہ آپ علی رضی اللہ عنہ کو شکست دے سکیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومی بادشاہ کو درج ذیل خط لکھا:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ: وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ وَتَرْجِعْ إِلَى بِلَادِكَ يَا لَعِينُ لَأَصْطَلِحَنَّ أَنَا وَابْنُ عَمِّي عَلَيْكَ وَلَأُخْرِجَنَّكَ مِنْ جَمِيعِ بِلَادِكَ وَلَأُضَيِّقَنَّ عَلَيْكَ الْأَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَافَ مَلِكُ الرُّومِ وَانْكَفَّ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، رقم الترجمۃ: معاویۃ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومی بادشاہ کو خط لکھا کہ اے لعنتی انسان! اگر تو اپنی گندی عادتوں سے باز نہ آیا اور اپنے ملک کی طرف واپس نہ گیا تو میں تیرے خلاف اپنے چچازاد (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے صلح کر لوں گا اور تجھے یہاں سے نکال دوں گا اور زمین کو وسعت کے باوجود تیرے اوپر تنگ کر دوں گا۔ اس بات سے رومی بادشاہ خوف زدہ ہوا اور باز آگیا۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ وَجَمَاعَةٌ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْتَ تُنَازِعُ عَلِيًّا أَمْ أَنْتَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنِّي وَأَحَقُّ بِالْأَمْرِ وَلٰكِنْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا وَأَنَا ابْنُ عَمِّهِ وَإِنَّمَا أَطْلُبُ بِدَمِهِ فَأْتُوْا عَلِيًّا فَقُوْلُوْا لَهُ: فَلْيَدْفَعْ إِلَيَّ قَتَلَةَ عُثْمَانَ وَأُسْلِمُ لَهُ۔

تاریخ الاسلام للذہبی، ج3 ص540

ترجمہ: حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کی: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کے معاملے میں کیوں جھگڑتے ہیں؟ کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی بات نہیں۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے افضل ہیں اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں لیکن آپ نہیں جانتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظلماً قتل کر دیا گیا؟ اور میں اُن کا چچازاد ہوں اور ان کے قصاص کا مطالبہ کر رہا ہوں آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ قاتلین عثمان کو میرے حوالے کر دیں اور میں یہاں کا نظام ان کے سپرد کر دوں گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو محض خلافت سے کوئی غرض نہیں تھی ان کا مطالبہ صرف قتل عثمان کا قصاص لینا تھا جو کہ ان کا خاندانی حق تھا۔

فریقین مسلمان اور جنتی ہیں... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

سید الحفاظ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان الکوفی رحمہ اللہ (المتوفی:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قَتْلٰى يَوْمِ صِفِّينَ؟ فَقَالَ: قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث:39035

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے مقتولین کے بارے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے مقتولین اور ان (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے مقتولین جو اس جنگ میں شہید ہو گئے دونوں جنتی ہیں۔

ابو عباس عبد اللہ بن جعفر الحمیری الشیعی (المتوفی:300ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُوْلُ لِأَهْلِ حَرْبِهِ إِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا وَلٰكِنَّا رَأَيْنَا أَنَا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ۔

قرب الاسناد لِلْحِمْيَرِيْ، ص:93

ترجمہ: امام باقر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اپنے مدِ مقابل (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر) کے بارے میں فرماتے کہ ہماری لڑائی ایک دوسرے کو کافر سمجھنے کی وجہ سے نہیں (بلکہ اجتہاد کی بنیاد پر ہوئی) ہم نے خود کو اور انہوں نے خود کو حق پر سمجھا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حالات کیا تھے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں بلکہ پوری امت کے حق میں کیسے مفید رہا؟ اس حوالے سے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں۔

شہادت علی رضی اللہ عنہ کے بعد اہل اسلام کی توقعات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عراق بالخصوص کوفہ کے مسلمانوں کو توقع تھی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لینے سے خون ریزی اور اختلافات کو ختم ہوں گے اس لیے انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا بلکہ پرزور فرمائش کی۔ کیونکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

کوفہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت:

سب سے پہلے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کی بیعت کی۔

امام حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ أَوَّلَ مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ. اُبْسُطْ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى كِتَابِ اللهِ وسنَّةِ نَبِيِّهِ فَسَكَتَ الْحَسَنُ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت خلافۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: سب سے پہلے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیعت حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کی: (بیعت فرمانے کے لیے) اپنا ہاتھ بڑھائیں میں کتاب اللہ اور سنت نبویہ کی پیروی پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ان کی بیعت لے لی اور بعد باقی لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

فائدہ: یہاں بیعت کے الفاظ اجمالی ہیں ان میں یہ شرط بھی مذکور تھی جس سے میں صلح کروں گا تم بھی اس سے صلح کرو گے اور جس سے میں جنگ لڑوں گا اس سے تم بھی جنگ لڑو گے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اہم شرط:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت لیتے وقت انتہائی ہوش مندی یہ شرط بھی لگادی کہ جس سے میں صلح کروں گا اس سے تم

بھی صلح کروگے اور جس سے میں لڑوں گا اس سے تم بھی لڑوگے۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: بَايَعَ أَهْلُ الْعِرَاقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالْخِلَافَةِ فَطَفِقَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِمُ الْحَسَنُ: إِنَّكُمْ سَامِعُونَ مُطِيعُونَ تُسَالِمُونَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُونَ مَنْ حَارَبْتُ فَارْتَابَ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي أَمْرِهِمْ حِينَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الشَّرْطَ وَقَالُوا: مَا هٰذَا لَكُمْ بِصَاحِبٍ وَمَا يُرِيدُ هٰذَا الْقِتَالَ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اہل عراق نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت شروع کی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ شرط بھی ذکر فرمائی کہ آپ لوگ میری بات سنیں گے اور مانیں گے جس سے میں صلح کروں گا اس سے تم لوگ بھی صلح کروگے اور جس سے میں لڑوں گا تم لوگ بھی لڑوگے۔ بعض عراقی لوگ (جو اہل شام سے صلح کے حق میں نہیں تھے) اس شرط کو سن کر سٹپٹائے اور کہنے لگے کہ حسن ہمارے مطلب کا آدمی نہیں یہ تو لڑائی نہیں چاہتے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے قتل معاویہ رضی اللہ عنہ کی پیش کش ٹھکرادی:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سب سے پہلا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل عبد الرحمٰن بن عمرو المعروف ابن مُلْجَم کا پیش ہوا۔ اس بدبخت کو پکڑا گیا، آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی پیش کش کی جسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے یکسر ٹھکرادیا۔

امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنِّي وَاللهِ مَا أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا إِلَّا وَفَّيْتُ بِهِ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا أَنْ أَقْتُلَ عَلِيًّا وَمُعَاوِيَةَ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُمَا فَإِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَلَكَ اللهُ عَلَيَّ إِنْ لَّمْ أَقْتُلْ أَنْ آتِيَكَ حَتّٰى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِكَ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا وَاللهِ أَوْ تُعَايِنُ النَّارَ فَقَدَّمَهُ فَقَتَلَهُ.

المعجم الکبیر للطبرانی، تحت سن علی بن ابی طالب ووفاتہ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (عبد الرحمٰن بن عمرو ابن مُلجَم کہنے لگا) اللہ کی قسم! میں نے جب بھی اللہ سے کوئی عہد کیا اسے نبھا کر ہی چھوڑا ہے۔ میں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں علی اور معاویہ دونوں کو قتل کروں گا یا پھر خود مارا جاؤں گا۔ اب اگر آپ اس بات کو پسند کریں تو مجھے موقع دیں کہ میں معاویہ کا کام تمام کردوں اور اگر میں خود قتل ہونے سے بچ نکلا تو واپس آکر خود کو آپ کے حوالے کردوں گا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس (پیش کش) کو ٹھکرادیا اس کے لیے (قصاصا) سزائے موت کا فیصلہ فرمایا اور اسے قتل کردیا گیا۔

خلافت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت لینے کے بعد پہلا خطبہ دیتے ہوئے یہ واضح کردیا کہ میں امت میں مزید خون خرابے کو پسند

نہیں کرتا۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدَائِنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ ...فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَقَلْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي.

فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، رقم الحدیث: 1364

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگ مدائن میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اور نفع دینے والے وار نقصان دینے والے کاموں میں فرق سمجھا ہے تب سے مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ میں (اپنے نانا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے رائی کے دانے کے برابر کسی ایسے کام کا والی اور ذمہ دار بنوں جس میں کسی کا ایک قطرہ خون کا بہے۔

شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دعویٰ خلافت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اختلافات کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دعویٰ خلافت نہیں کیا تھا یہی وجہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں "امیر المومنین" جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں صرف "امیر" کہلاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دعویٰ خلافت کیا اور اپنی خلافت کی بیعت لی۔

امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 571ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ يُدَّعَى أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ بِالشَّامِ يُدَّعَى الْأَمِيْرُ فَلَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ دُعِيَ مُعَاوِيَةُ بِالشَّامِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: بُوْيِعَ مُعَاوِيَةُ بِإِيْلِيَاءَ فِيْ رَمَضَانَ بَيْعَةَ الْجَمَاعَةِ۔

تاریخ دمشق لابن عساکر، تحت الترجمۃ معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں امیر المومنین کہلاتے تھے جبکہ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صرف امیر کہلاتے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر المومنین کہلائے، حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رمضان میں ایک جماعت نے ایلیاء کے مقام پر بیعت کی۔

متحدہ خلافت کی ممکنہ صورتیں:

خلافت کے دو دعویٰ داروں کے موجودگی میں اس مسئلہ کے حل کی ممکنہ تین صورتیں تھیں:

1) شام کے لوگ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلیں۔

2) حضرت حسن رضی اللہ عنہ شام والوں کو طاقت کے زور پر اپنی خلافت کے تحت لائیں۔

3) حضرت حسن رضی اللہ عنہ منصب خلافت کو ترک کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیں۔

پہلی صورت ممکن نہ تھی:

پہلی صورت اس لیے ممکن نہیں تھی کیونکہ بیعت کرنی ہوتی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے والد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کر لیتے۔ لیکن خون عثمان کے قصاص کے مطالبے میں یہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے موافقت رکھتے تھے۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی اب ان کے بیٹے کی کیسے کر سکتے تھے؟

حالات کا تقاضا...باہمی صلح:

دوسری صورت اس لیے ممکن نہیں تھی کیونکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی طاقت کے زور پر ان لوگوں کو اپنی خلافت کے تحت لا تو سکتے تھے لیکن اس کے لیے وقت بھی کافی درکار تھا اور اس سے بڑھ کر یہ تھا کہ خون خرابہ بہت ہوتا۔ جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حالات کے تقاضوں کے پیش نظر یہی دیکھ رہے تھے کہ صلح کر لی جائے کیونکہ پہلے ہی اس امت میں خون خرابہ بہت ہو چکا ہے۔(مزید نہیں ہونا چاہیے)

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَإِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: یہ امت اپنے ہی خون میں لت پت ہو چکی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے صلح کی پیش کش:

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: اِسْتَقْبَلَ وَاللهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتّٰى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو! إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِيْ بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِيْ بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِيْ بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ: اِذْهَبَا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولَا لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف) پہاڑوں جیسے بڑے لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشیر خاص) نے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مد مقابل کو ختم کیے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! اگر اِس (میری) فوج نے اُس (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی) فوج کو اور اُن لوگوں نے اِن لوگوں کو قتل کر دیا تو میرے پاس عوام کی دیکھ بھال

کرنے والا کون رہے گا؟ عوام الناس اور خواتین کا خیال کون رکھے گا؟ لوگوں کی جائیدادوں کی خبر گیری کون کرے گا؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو شخص بھیجے۔ عبد الرحمٰن بن سَمُرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کُرَیز رضی اللہ عنہما۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ! اور ان کے سامنے صلح کی پیش کش کرو۔ اسی مفاہمت والے معاملے پر ان سے گفتگو کرو اور فیصلہ انہی کی مرضی پر چھوڑ دو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی:

معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سپرد کرنا جہاں حالات کا تقاضا تھا وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی بھی تھی۔

امام ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (المتوفی: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ رَحِمَهُ اللهُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ: يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ. قَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ. فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ دِمَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: قِيْلَ لِلْحَارِثِ الْأَعْوَرِ: مَا حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى أَنْ يُّبَايِعَ لِمُعَاوِيَةَ وَلَهُ الْأَمْرُ؟ قَالَ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَا تُكْرِهُوْا إِمْرَةَ مُعَاوِيَةَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت سفیان بن لیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنا اقتدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر کے کوفہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ (یہ کام تو اہل ایمان کو ذلیل کرنے والا ہے اور اس کا سبب آپ بنے ہیں اس لیے آپ) اے مذلل المومنین۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو۔ کیونکہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ کچھ زمانہ گزرے گا معاویہ حاکم بن جائے گا۔ (اپنے والد کی بات سن کر میں نے اس وقت) میں نے یقین کر لیا تھا کہ اللہ کا امر پورا ہو کر رہے گا۔ میں اس بات کو انتہائی برا سمجھتا ہوں کہ میرے اور ان کے درمیان (اقتدار کے لیے) مسلمانوں کا خون بہے۔ حارث اعور سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ بنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور خلافت انہیں سونپ دی؟ وہ کہنے لگے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ معاویہ کی امارت کو غلط نہ سمجھنا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان معاویہ رضی اللہ عنہ پر متفق ہو جاؤ:

امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 807ھ) روایت نقل فرماتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَأَخِي وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ ... قَالَ مَعْمَرٌ: جَابَرْسُ وَجَابَلْقُ: الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب فی الصلح

ترجمہ: محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرق سے مغرب تک دیکھ لو تمہیں میرے اور میرے بھائی حسین کے علاوہ کوئی بھی شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ نظر نہیں آئے گا۔(اس فضیلت کے باوجود)میری (دیانتدارانہ)رائے یہی ہے کہ آپ لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ (کی خلافت) پر متفق ہو جاؤ....راوی معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "جابرس" اور "جابلق" سے مراد مشرق اور مغرب ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا عظیم کارنامہ (صلح):

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفی:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ) فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا المَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهٰذَا، قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

ترجمہ: (حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ تشریف لے گئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اولاد عبد المطلب ہیں ہمیں (اپنے والد کی خلافت اور اپنے زمانہ) خلافت میں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ یہ امت اپنے ہی خون میں لت پت ہو چکی ہے (فساد اور خون خرابے کو ختم کرنے کے لیے صلح ضروری ہے اور صلح کو برقرار رکھنے کے لیے لوگوں پر خرچ کرنا ضروری ہے تاکہ صلح کے مخالف لوگوں کا منہ بند رہے اور صلح کے موافق لوگوں کو اس کے ثمرات نظر آئیں) وہ حضرات کہنے لگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو (لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے عظیم مقصد کے لیے) رقم دینے کے لیے تیار ہیں اور آپ سے صلح کرنے کے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے باہمی مفاہمت فیصلہ آپ کی مرضی پر چھوڑا ہے اور آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (مزید اطمینان قلبی کے لیے) فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ دونوں قاصدوں نے عرض کی کہ یہ ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے بارے میں ضمانت مانگی تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہم ضامن ہیں۔ آخر کار حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتھے آپ کے پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ تشریف فرماتھے آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

فوائد:

1) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ سے خوفزدہ نہیں تھے بلکہ اپنے بعد عوام الناس کی فکر دامن گیر تھی۔

2) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابتداء مصالحت کی پیش کش کی اور حضرت عبد الرحمٰن بن سَمُرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کُرَیز رضی اللہ عنہما کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ اگرچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس کا ارادہ اس پیش کش سے پہلے ہی کر چکے تھے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کا نہیں تھا۔

3) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حالات کے تناظر میں امت کی بھلائی اسی میں دیکھی کہ اپنی خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دیں۔

4) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی بھی موجود تھی۔

5) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے دب کر یا مجبور ہو کر صلح نہیں کی بلکہ آپ کے پاس لاکھوں وفاداروں کے بہت بڑے بڑے لشکر تھے جن کے ہوتے ہوئے آپ صلح پر "مجبور" نہیں ہو سکتے تھے۔

6) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے صلح بند کمرے میں کرنے کے بجائے لاکھوں کے لشکر کی موجودگی میں کی تاکہ یہ بات سب پر واضح ہو جائے کہ ہماری آپس میں صلح ہو گئی ہے، میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نے اپنی خلافت سے دستبردار ہوتا ہوں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دی:

تیسری صورت ممکن تھی چنانچہ اسی کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اختیار فرمایا اور با اختیار ہونے اور لاکھوں وفاداروں کے باوجود اپنے اقتدار کی قربانی دے کر امت کو مزید انتشار سے بچالیا۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت علی بن محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما راضی تھے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کے لیے حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں راضی تھے۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَأْيًا أُحِبُّ أَنْ تُتَابِعَنِيْ عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَاهُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسُفِكَتِ الدِّمَاءُ وَقُطِعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ

لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيذُكَ بِاللهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: جی فرمائیں! آپ نے کیا سوچا ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بن رہا ہے کہ میں مدینہ چلا جاؤں اور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردوں کیونکہ ہنگامے بڑھ چکے ہیں اور خون خرابہ بہت ہو چکا ہے اور (انتشار کے باعث) راستے پر خطر ہو چکے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ آپ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ (کو اعتماد میں لینے کے لیے) ان کے پاس پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) آپ نے ان کے سامنے سارا معاملہ رکھا۔ انہوں نے شروع میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسلسل ان کی ذہن سازی فرماتے رہے یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی راضی ہو گئے۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت:

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کی ہے۔ اس پر اہل اسلام اہل السنۃ والجماعۃ کی تصریحات بھی موجود ہیں اور خود روافض کی تصریحات بھی موجود ہیں۔

اہل اسلام کے ہاں:

امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ سَلَّمَ الْحَسَنُ لِمُعَاوِيَةَ الْأَمْرَ وَبَايَعَهُ عَلٰى إِقَامَةِ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث: 7109

ترجمہ: امام بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امر (خلافت) کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتاب اللہ و سنت نبوی پر عمل کرنے کرانے کی شرط لگا کر بیعت بھی کر لی۔

روافض کے ہاں:

ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی الشیعی (المتوفیٰ: 460ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فُضَيْلٍ غُلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا) اَنْ أَقْدَمَ أَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ. فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدِمُوا الشَّامَ فَأَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأُعِدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءُ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا قَيْسُ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ مَا يَأْمُرُهُ فَقَالَ يَا قَيْسُ اِنَّهُ اِمَامِي يَعْنِي الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، الرقم:176

ترجمہ: فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ تھا) کہ آپ، آپ کے بھائی حسین اور دیگر احباب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ جب یہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے لگے تو قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس) شام پہنچے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کی درخواست کی۔ (یہ حضرات اندر تشریف لے گئے) اس مجلس میں کئی خطبا جمع کیے گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا (کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟) حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قیس! وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) میرے امام ہیں۔ (اس لیے آپ بیعت کر لیں)

صلح کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ:

امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: قُمْ فَتَكَلَّمْ فَقَامَ: فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ أَلَا وَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي أَوْ حَقٌّ لِي تَرَكْتُهُ لِإِرَادَةِ إِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث:7109

ترجمہ: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو اپنی صلح کے بارے میں مطلع کیجیے! چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا: دانشمندوں میں سے سب سے بڑا دانشمند انسان وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔ اور عاجزوں میں سے سب سے بڑا عاجز انسان وہ ہے جو اللہ کا نافرمان ہو۔ یہ (خلافت والا) معاملہ جس میں میرا اور معاویہ کا اختلاف ہوا یا تو میرا حق تھا جسے میں نے لوگوں کو خونریزی سے بچانے کے لیے معاویہ کے سپرد کر دیا۔ یا پھر یہ اس شخص کا حق تھا جو مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ بہر حال میں نے لوگوں کو قتل و قتال سے بچانے کے لیے صلح کر لی ہے۔

متفقہ امیر المومنین

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بلا اختلاف امیر المومنین بن گئے۔ جس پر چند ایک دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

1: حضرت حسن رضی اللہ عنہ:

1: امام ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ رَحِمَهُ اللهُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ. فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ دِمَاءُ الْمُسْلِمِينَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت سفیان بن لیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنا اقتدار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کر کے کوفہ سے مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے کہا کہ (یہ کام تو اہل ایمان کو ذلیل کرنے والا ہے اور اس کا سبب آپ بنے ہیں اس لیے آپ) اے مذلل المومنین۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو۔ کیونکہ میں نے اپنے والد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ کچھ زمانہ گزرے گا معاویہ حاکم بن جائے گا۔ (اپنے والد کی بات سن کر میں نے اس وقت) میں نے یقین کر لیا تھا کہ اللہ کا امر پورا ہو کر رہے گا۔ میں اس بات کو انتہائی برا سمجھتا ہوں کہ میرے اور ان کے درمیان (اقتدار کے لیے) مسلمانوں کا خون بہے۔

2: امام ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ الشَّعْبِيُّ: قِيلَ لِلْحَارِثِ الْأَعْوَرِ: مَا حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَايِعَ لِمُعَاوِيَةَ وَلَهُ الْأَمْرُ؟ قَالَ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: لَا تُكْرِهُوا إِمْرَةَ مُعَاوِيَةَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

حارث اعور سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ بنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی اور خلافت انہیں سونپ دی؟ وہ کہنے لگے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ معاویہ کی امارت کو غلط نہ سمجھنا۔

2: حضرت حسین رضی اللہ عنہ:

1: احمد بن داود الدینوری الشیعی (المتوفیٰ: 282ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ الْحُسَيْنُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) إِنَّا قَدْ بَايَعْنَا وَعَاهَدْنَا وَلَا سَبِيلَ إِلَى نَقْضِ بَيْعَتِنَا۔

الاخبار الطوال، مبایعۃ معاویۃ بالخلافۃ وزیاد بن ابیہ

ترجمہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کر چکے ہیں اور صلح کا معاہدہ کر چکے ہیں لہٰذا اب بیعت توڑنے کی کوئی صورت ممکن نہیں۔

2: شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان المعروف بہ ابن المعلم شیعی (المتوفیٰ:413ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) تَحَرَّكَتِ الشِّيْعَةُ بِالْعِرَاقِ وَ كَتَبُوْا إِلَى الْحُسَيْنِ فِيْ خَلْعِ مُعَاوِيَةَ وَالْبَيْعَةِ لَهُ فَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ عَهْدًا وَعَقْدًا لَا يَجُوْزُ لَهُ نَقْضُهُ حَتّٰى تَمْضِيَ الْمُدَّةُ فَإِنْ مَاتَ مُعَاوِيَةُ نُظِرَ فِيْ ذٰلِكَ.

الارشاد، فصل فی بیعۃ الحسن عن الناس

ترجمہ: جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو عراق کے شیعوں نے یہ تحریک چلائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ حضرت معاویہ کی اطاعت گردن سے اتار پھینکو اوران کی بیعت توڑ دیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اور میرے درمیان ایک عہد ہے اور صلح کا ایک معاہدہ ہے۔ میں اس کو ختم کرنے جائز نہیں سمجھتا حتیٰ کہ اس کی مدت ختم ہو جائے۔ (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدت تمام ہو جائے) ہاں جب خود معاویہ رضی اللہ عنہ وفات پا جائیں گے تو اس مسئلہ کو دیکھ لیں گے۔

3: امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكْتُبُونَ إِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُونَهُ إِلَى الْخُرُوجِ إِلَيْهِمْ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ يَأْبَى.

تاریخ الاسلام، مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

ترجمہ: (جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ وفات پاگئے تو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ والوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ان لوگوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین) کے خلاف خروج (بغاوت) کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کر دیا۔

3: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العَبَسی الکوفی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَصَمَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَتَاهَا رَسُوْلٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ فَقَالَ: أَرْسَلَ بِهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا؟ قَالَتْ: أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

المصنف لابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:31213

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عصمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک قاصد ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ ہدیہ لے کر حاضر ہوا اور آکر عرض کی کہ امیر المومنین کی طرف سے یہ ہدیہ قبول فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہدیہ قبول فرمالیا۔ جب وہ قاصد واپس چلا گیا تو عبد الرحمٰن بن عصمہ نے ام المومنین سے عرض کیا کہ کیا ہم

مومن نہیں اور وہ امیر المومنین نہیں؟ توام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جی بالکل آپ مومن ہیں اور وہ امیر المومنین ہیں۔

4: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما:

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَأْيًا أَحَبُّ أَنْ تُتَابِعَنِيْ عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَاهُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسَفَكَتِ الدِّمَاءُ وَقَطَعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيْذُكَ بِاللهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

ترجمہ: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک بات سوچی ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں۔ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: جی فرمائیں! آپ نے کیا سوچا ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ارادہ بن رہا ہے کہ میں مدینہ چلا جاؤں اور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دوں کیونکہ ہنگامے بڑھ چکے ہیں اور خون خرابہ بہت ہو چکا ہے اور (انتشار کے باعث) راستے پر خطر ہو چکے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ آپ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

5: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما:

ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی الشیعی (المتوفیٰ:460ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ فُضَيْلٍ غُلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَقُوْلُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا) اَنْ أَقْدَمَ أَنْتَ وَالْحُسَيْنُ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ. فَخَرَجَ مَعَهُمْ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَدِمُوْا الشَّامَ فَأَذِنَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأُعِدَّ لَهُمُ الْخُطَبَاءُ فَقَالَ يَا حَسَنُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُمْ فَبَايِعْ فَقَامَ فَبَايَعَ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا قَيْسُ فَبَايِعْ فَالْتَفَتَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ مَا يَأْمُرُهُ فَقَالَ يَا قَيْسُ اِنَّهُ اِمَامِيْ يَعْنِي الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

اختیار معرفۃ الرجال المعروف بہ رجال کشی، الرقم:176

ترجمہ: فضیل غلام محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف ایک خط لکھا (جس میں یہ تھا) کہ آپ، آپ کے بھائی حسین اور دیگر احباب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ جب یہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے لگے تو قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ لوگ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس) شام پہنچے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کی درخواست کی۔ (یہ حضرات اندر تشریف لے گئے) اس مجلس میں کئی خطبا جمع کیے گئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی

بیعت کی۔اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اٹھے انہوں نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ اٹھیں اور بیعت کریں۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا (کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟) حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قیس! وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) میرے امام ہیں۔(اس لیے آپ بیعت کرلیں)

6: جنگ صفین سے کنارہ کش رہنے والوں کی بیعت:

امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ) وَبَايَعَ مُعَاوِيَةَ كُلُّ مَنْ كَانَ مُعْتَزِلًا لِلْقِتَالِ كَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث:7109

ترجمہ: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دونوں فریقوں کی باہمی جنگ سے عملاً کنارہ کش تھے جیسے عبد اللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص اور محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہم (وغیرہ) نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

7: اہل کوفہ:

امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ) وَدَخَلَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَسُمِّيَتْ سَنَةَ الْجَمَاعَةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ وَانْقِطَاعِ الْحَرْبِ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث:7109

ترجمہ: (امام بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ داخل ہوئے اہل کوفہ نے ان کی بیعت خلافت کی۔لوگوں کے ایک شخصیت پر متفق اور مجتمع ہونے اور جنگ وجدال کے ختم ہونے کی وجہ سے اس سال کا نام "عام الجماعۃ" رکھا گیا۔

شیخ القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام ابو عبد اللہ محی الدین عبد القادر بن موسیٰ بن عبد اللہ الجیلانی الحنبلی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:561ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَثَابِتَةٌ صَحِيحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَفْسِهِ مِنَ الْخِلَافَةِ ......فَوَجَبَتْ إِمَامَتُهُ بِعَقْدِ الْحَسَنِ لَهُ فَسُمِّيَ عَامُهُ عَامَ الْجَمَاعَةِ لِارْتِفَاعِ الْخِلَافِ بَيْنَ الْجَمِيعِ وَاتِّبَاعِ الْكُلِّ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَازِعٌ ثَالِثٌ فِي الْخِلَافَةِ.

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل، فصل یعتقد اہل السنۃ والجماعۃ ان امۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامم اجمعین

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اپنی خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت (ادلہ شرعیہ سے) صحیح طور پر ثابت ہے...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سپرد کردینے کی وجہ سے ملی ہے اور جس سال یہ خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملی اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا تھا کیونکہ اس میں سب لوگوں کا (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے پر) اتفاق ہو گیا تھا اور مخالفت ختم ہو چکی تھی۔ اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی (خلافت میں) اتباع کرلی۔ (کیونکہ اس موقع پر دو فریق ہی خلافت کے دعوے دار تھے ان کے علاوہ کوئی تیسرا فریق موجود نہیں تھا کہ جو مخالفت کرتا اور ان دونوں کی آپس میں صلح ہو گئی)

اپنے زمانہ خلافت میں

ذکر اللہ:

امام مسلم بن حجاج القُشَیری النیشابوری رحمہ اللہ (المتوفی: 261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 4869

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد میں چند لوگ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ تم یہاں کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم سب اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم واقعی ذکر اللہ کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا! ذکر اللہ کے سوا ہمارے اکٹھے بیٹھنے کا اور کوئی مقصد نہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ایک بات ذہن میں رکھنا کہ میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے آپ لوگوں سے قسم نہیں لی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جس درجے کا تعلق اور قرب مجھے حاصل ہے اس درجے کے تعلق والا کوئی اور شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بیان کرنے والا اب نہیں ہے۔ ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ کے پاس پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم لوگ یہاں کس لیے جمع ہوئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس نے ہمیں ہدایت سے نوازا، اسلام کی دولت عطا فرما کر ہم پر عظیم احسان فرمایا اس پر اس کی حمد و ثناء کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم واقعی ذکر اللہ کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا! ذکر اللہ کے سوا ہمارے اکٹھے بیٹھنے کا اور کوئی مقصد نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی بدگمانی کی بناء پر تم سے قسم نہیں لی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی ابھی میرے پاس جبریل امین تشریف لائے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کی مجلس میں فخر و مباہات کے ساتھ تمہارا ذکر فرما رہے ہیں۔

خدا خوفی:

امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي الْمُعَطَّلِ رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو مَرْيَمَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا هَاهُنَا يَا أَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَجِئْكَ طَالِبٌ حَاجَةً وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ وُلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللهُ عَنْ فَقْرِهِ وَحَاجَتِهِ بَابَ السَّمَاءِ. فَأَكَبَّ مُعَاوِيَةُ يَبْكِي ثُمَّ قَالَ: رُدَّ حَدِيثَكَ يَا أَبَا مَرْيَمَ فَرَدَّهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: أُدْعُ لِي سَعْدًا ...وَكَانَ حَاجِبَهُ ...فَدُعِيَ فَقَالَ: يَا أَبَا مَرْيَمَ! حَدِّثْ أَنْتَ كَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَبُو مَرْيَمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَخْلَعُ هٰذَا مِنْ عُنُقِي وَأَجْعَلُهُ فِي عُنُقِ سَعْدٍ مَنْ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَائْذَنْ لَهُ يَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانِي مَا قَضٰى.

مسند الشامیین، رقم الحدیث:2559

ترجمہ: حضرت ابوالمعطل رحمہ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مجلس اور زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت ابو مریم ازدی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں مرحبا کہا اور کہا کہ یہاں تشریف لائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کے پاس کسی ذاتی ضرورت کے وجہ سے نہیں آیا بلکہ آپ کو وہ حدیث مبارک سنانے آیا ہوں جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان حکمران نے کسی حاجت مند کی ضرورت کو پورا نہ کیا اور حاجت مند پر اپنا دروازہ بند کر لیا تو اللہ تعالیٰ بھی آسمان سے اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند کر دیں گے۔" یہ فرمان سن کر آپ رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ اوندھے گر گئے اور اپنے دربان سعد کو بلوایا اور ابو مریم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حدیث دوبارہ بیان کریں۔ انہوں نے دوبارہ بیان کی تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دربان سے فرمایا: سعد! میں اپنی یہ ذمہ داری تمہیں سونپتا ہوں کہ جب کوئی حاجت مند آئے تو اسے میرے پاس لے آنا پھر اللہ تعالیٰ اس کے حق میں میری زبان پر جو فیصلہ چاہیں گے، کریں گے۔

فکر آخرت:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللهُ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ المَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا البَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا البَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ القِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى العِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ القُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ المَالِ فَيَقُولُ اللهُ لِلْقَارِئِ: أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ. قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ

الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ: أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ: فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ؟ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هَذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ [مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝]

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 2382

ترجمہ: حضرت عقبہ بن مسلم سے مروی ہے کہ شُفیّا اصبحی نے فرمایا: ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے (وہاں دیکھا کہ) ایک شخص کے پاس چند لوگ جمع ہیں۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفیا اصبحی فرماتے ہیں کہ میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث بیان فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے احادیث بیان فرمالیں اور اکیلے رہ گئے تو میں نے ان سے عرض کی: میں آپ کو اللہ بار بار واسطہ دے کر پوچھ رہا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں جسے آپ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور اسے خوب اچھی طرح سمجھ بھی لیا ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ایسی حدیث سناتا ہوں جو مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور میں نے اسے اچھی طرح سنا اور سمجھا بھی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اتنی بات فرمائی اور چیخ ماری، بے ہوش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب اچھی طرح ہوش آیا تو فرمایا: میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس گھر میں بیان فرمایا تھا جہاں میرے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اتنی بات فرمائی اور چیخ ماری، بے ہوش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب اچھی طرح ہوش آیا اپنے چہرے کو پونچھا اور فرمایا میں آپ سے ضرور وہ حدیث بیان کروں گا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمائی تھی اور اس گھر میں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی (تیسرا انسان) موجود نہیں تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اتنی بات فرمائی اور چیخ ماری، بے ہوش ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب اچھی طرح ہوش آیا اپنے چہرے کو پونچھا اور فرمایا میں آپ سے ضرور وہ حدیث بیان کروں گا جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمائی تھی اور اس گھر

میں میرے اور آپ کے علاوہ کوئی (تیسرا انسان) موجود نہیں تھا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چیخ ماری بے ہوش ہو کر منہ کے بل زمین پر گر گئے۔ روای کہتے ہیں کہ میں نے کافی دیر تک آپ رضی اللہ عنہ کو سہارا دیے رکھا پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب ہر امت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو گی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمانے کے لیے (بے مثل) نزول فرمائیں گے۔ اس فیصلے کے لیے سب سے پہلے اس شخص کو بلایا جائے گا جو قرآن کا حافظ ہو گا، دوسرا شہید ہو گا اور تیسرا سخی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ حافظ قرآن سے فرمائیں گے کیا میں نے آپ کو اپنے رسول پر نازل ہونے والی کتاب کی تعلیم نہیں دی تھی؟ وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار یقیناً آپ نے تعلیم دی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو علم تجھے دیا گیا اس پر تو نے کتنا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں اس قرآن کے ذریعے دن رات آپ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ قرآن سیکھنے سے تیرا مقصد صرف اتنا سا تھا کہ لوگ تجھے (حافظ صاحب اور) قاری (صاحب) کہیں۔ (اور تیرا وہ مقصد دنیا میں پورا ہو گیا لوگوں نے) تجھے قاری (صاحب) کہہ لیا۔

اس کے بعد صاحب مال کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا میں نے تجھے ہر چیز کی وسعت عطا نہیں کی تھی؟ یہاں تک کہ تجھے کسی (انسان) کا محتاج نہیں بنایا تھا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار یقیناً آپ نے مجھے مال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے جو چیزیں دی تھیں اس کے تو نے کیا حقوق ادا کیے؟ وہ کہے گا کہ صلہ رحمی کرتا تھا، صدقہ و خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مال خرچ کرنے میں تیرا مقصد صرف اتنا سا تھا کہ لوگ تمہیں سخی کہیں۔ (اور تیرا وہ مقصد دنیا میں پورا ہو گیا لوگوں نے) تجھے سخی کہہ لیا۔

اس کے بعد شہید کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے تجھے کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ کہے گا کہ مجھے آپ کی راہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ قرآن سیکھنے سے تیرا مقصد صرف اتنا سا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ (اور تیرا وہ مقصد دنیا میں پورا ہو گیا لوگوں نے) تجھے بہادر کہہ لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانوں پر اپنا ہاتھ مبارک مارتے ہوئے فرمایا: ابوہریرہ! یہی وہ پہلے تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

راوی ولید ابو عثمان فرماتے ہیں کہ عقبہ بن مسلم نے مجھے بتایا کہ شفیا اصبحی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر یہی حدیث سنائی۔ راوی علاء بن ابو حکیم کہتے ہیں کہ شفیا اصبحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آئے اور انہوں نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اس حدیث کو آپ کے سامنے بیان فرمایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان تینوں کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا (جن کے اعمال بظاہر بہت بڑے تھے) تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہو گا؟ یہ بات بیان کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ زار و قطار روئے یہاں تک کہ ہم (حاضرین مجلس) کو یہ خیال ہونے لگا کہ شاید آپ اسی حالت میں فوت ہو جائیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ (حدیث بیان کرنے والا اپنی نیت کے اعتبار سے یوں لگتا ہے کہ) وہ شر لے کر آیا ہے پھر تھوڑی دیر بعد جب کیفیت

سنبھلی آپ نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیات تلاوت فرمائی۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زیب وزینت چاہتے ہیں ہم ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اسی دنیا میں دے دیں گے اور یہاں ان کے حق میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے آخرت میں جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو کچھ اعمال انہوں نے کیے تھے وہ آخرت میں بے فائدہ ہو جائیں گے اور وہ جو عمل کر رہے ہیں وہ (آخرت کے اعتبار سے) نہ ہونے کے برابر ہیں۔

عاجزی وانکساری:

امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

سنن ابی داود، رقم الحدیث: 5231

ترجمہ: حضرت ابو مجلَز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر اور ابن عامر رضی اللہ عنہما دونوں تشریف فرما تھے اسی دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ابن عامر رضی اللہ عنہ (آپ کے استقبال کے لیے) کھڑے ہوئے جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ (آپ) بیٹھ جائیں کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنا گھر / ٹھکانہ جہنم ہی سمجھے۔

فائدہ: اپنے لیے یہ بات پسند کرنا کہ لوگ میرے لیے کھڑے ہوں اگر اس کی بنیاد تکبر ہو تو جائز نہیں۔ ہاں اگر بنیاد محض محبت (اعزاز یا تعظیم) ہو تو جائز ہے۔

ایفائے عہد:

امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللهُ - رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ - قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا ...... فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 2761

ترجمہ: قبیلہ حِمْیَر کے ایک شخص حضرت سُلیم بن عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان

(ایک مقررہ مدت تک جنگ بندی کا) معاہدہ تھا۔ (اس زمانے میں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے شہروں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب جنگ بندی کی مدت ختم ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس علاقے پر فوج کشی کی (حملہ کر دیا) ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور بآواز بلند کہنے لگا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ ۔ عہد کا پاس ولحاظ رکھو! بد عہدی نہ کرو۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ صحابی رسول حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس صورتحال کی آگاہی کے لیے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ اسے نہ توڑے اور نہ ہی (اس معاہدے کے ہوتے ہوئے) کوئی نیا معاہدہ کرے جب تک کہ معاہدے کی مدت پوری نہ ہو جائے... یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (مفتوحہ علاقے کو خالی کرتے ہوئے) واپس تشریف لے آئے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مسئلہ توسل:

امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ السَّمَاءَ قُحِطَتْ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَسْتَسْقُوْنَ. فَلَمَّا قَعَدَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: أَيْنَ يَزِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيُّ؟ قَالَ: فَنَادَاهُ النَّاسُ فَأَقْبَلَ يَتَخَطَّى فَأَمَرَهُ مُعَاوِيَةُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَعَدَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ بِخَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِيَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ. يَا يَزِيدُ ارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى اللهِ. فَرَفَعَ يَزِيدُ يَدَيْهِ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ فَمَا كَانَ أَوْشَكَ أَنْ ثَارَتْ سَحَابَةٌ فِي الْمَغْرِبِ وَهَبَّتْ لَهَا رِيحٌ فَسُقِيْنَا حَتّٰى كَادَ النَّاسُ لَا يَصِلُونَ إِلٰى مَنَازِلِهِمْ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث: 3825

ترجمہ: حضرت سُلیم بن عامر الخبائری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارشیں بند ہو گئیں تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور اہل دمشق بارش کی دعا کرنے کے لیے گھروں سے نکلے۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو فرمایا: یزید بن اسود الجرشی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے انہیں آواز دی، تو وہ آگے بڑھتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تو وہ منبر پر چڑھے اور نیچے کی طرف بیٹھے۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! آج ہم لوگ آپ کی جانب اپنے بہترین اور افضل آدمی کی شفاعت طلب کرتے ہیں، اے اللہ! ہم آپ کی بارگاہ میں یزید بن اسود الجرشی کی ذات کو پیش کرتے ہیں، اے یزید! آپ اپنے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب اٹھائیں، حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور لوگوں نے بھی اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ جلد ہی مغرب کی جانب ایک بادل اٹھا اور اسے ہوا لے (کر ہماری جانب) اڑی، تب (بارش ہوئی اور) ہم لوگ ایسے سیراب ہوئے کہ لوگوں کا اپنے مکانوں تک پہنچنا تقریباً دشوار ہو گیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور مزاح:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ مِنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُّسَاعِدَهُ فِي بِنَاءِ دَارٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ جِذْعٍ مِنَ الْخَشَبِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَيْنَ دَارُكَ؟ قَالَ: بِالْبَصْرَةِ. وَكَمِ اتِّسَاعُهَا؟ قَالَ: فَرْسَخَانِ فِي فَرْسَخَيْنِ. قَالَ: لَا تَقُلْ دَارِي بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ قُلِ الْبَصْرَةُ فِي دَارِي.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: کسی شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں مکان بنوا رہا ہوں مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے، آپ مجھے 12 ہزار درخت عطا فرما دیجیے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کہاں گھر بنوا رہے ہو؟ اس نے کہا: بصرہ میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ گھر کی لمبائی چوڑائی کیا ہے؟ اس نے کہا کہ دو فرسخ لمبائی اور دو فرسخ ہی چوڑائی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر یوں مت کہو کہ میرا گھر بصرہ میں ہے بلکہ یوں کہو کہ بصرہ میرے گھر میں ہے۔

فائدہ: فرسخ.... کلومیٹر کے حساب سے اس کی مقدار ساڑھے پانچ کلو میٹر بنتی ہے۔

مکارم اخلاق:

آپ حلم وبردباری اور اپنے اعلیٰ اوصاف واخلاق کے اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قُلْتُ: وَكَانَ يُضْرَبُ الْمَثَلُ بِحِلْمِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

تاریخ اسلام ووفیات المشاہیر والاعلام

ترجمہ: میں (دلائل کی بنیاد پر یہ) کہتا ہوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے حلم کے اعتبار سے "ضرب المثل" بن چکے ہیں۔

فائدہ: کوئی فقرہ، جملہ، شعر، مصرع یا کسی انسان کے خاص وصف / خاص اصول / یا خاص رویے کو جامع اور بلیغ طور پر بیان کیا جائے اور عوام وخواص اسے مقصد کی ترجمانی کے طور پر استعمال کرنے لگیں "ضرب المثل" کہلاتا ہے۔ اسی کو اردو میں "کہاوت" کہتے ہیں۔ جیسے:

- ❖ حسین انسان کو "یوسف" کہنا۔
- ❖ جگری دوست کو "صدیق" کہنا۔
- ❖ ہر مشکل میں ساتھ دینے والے کو "یارِ غار" کہنا۔
- ❖ حلیم اور بردبار انسان کو "معاویہ" کہنا۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَعَنْ قَبِيْصَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: صَحِبْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَثْقَلَ حِلْمًا وَلَا أَبْطَأَ جَهْلًا وَلَا أَبْعَدَ أَنَاةً مِنْهُ.

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں میں نے ان سے زیادہ حلم والا اور جہالت سے دور رہنے والا اور بردبار کوئی نہیں دیکھا۔

مختصر پر اثر نصیحتیں:

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عن زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَهُ الرَّجُلُ الْعَقْلَ وَالْحِلْمَ فَإِنْ ذُكِّرَ ذَكَرَ وَإِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِنِ ابْتُلِيَ صَبَرَ وَإِنْ غَضِبَ كَظَمَ وَإِنْ قَدَرَ غَفَرَ وَإِنْ أَسَاءَ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ وَعَظَ ازْدَجَرَ۔

انساب الاشراف للبلاذُری، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت زید بن واقد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انسان کو (ایمان کے بعد) جو سب سے بہترین چیز (اللہ کی طرف سے) عطا کی جاتی ہے وہ عقل (صحیح فہم) اور حلم (حوصلہ) ہے۔ جب اس کو نصیحت کی جائے تو اسے قبول کرے، اگر ہدیہ / تحفہ دیا جائے تو اس کا شکریہ ادا کرے، جب آزمائش میں مبتلا ہو تو صبر کرے، اگر غصے میں ہو تو غصہ کو پی جائے (یعنی غصہ کی وجہ سے کسی پر زیادتی نہ کرے۔ ہاں اگر کسی کی اصلاح کے لیے غصہ ہونا پڑے پھر منع نہیں) کسی سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے معاف کر دے، اگر غلطی ہو جائے تو اللہ سے مغفرت مانگے اور اگر اس کو سمجھایا جائے تو بات مان لے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام:

امام مسلم بن حجاج القشیری النیشابوری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:1277

ترجمہ: حضرت ورّاد رحمہ اللہ سے راویت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں فرماتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! آپ جو چیز عطا فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز آپ روک لیں اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش آپ کے مقابلے میں فائدہ نہیں پہنچاتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام:

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ. أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ

بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2414

ترجمہ: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک خط تحریر فرمایا اور اس میں لکھا کہ مجھے کوئی مختصر سی نصیحت لکھ بھیجیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں لکھا: آپ پر سلامتی ہو (یہ بھی سلام کرنے کے الفاظ ہیں) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کی ناراضگی مول لے گا اللہ رب العزت اسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو شخص لوگوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا معاملہ لوگوں پر چھوڑ دے گا۔ (یعنی اس کی مدد و نصرت نہیں فرمائے گا)۔ آپ پر سلامتی ہو۔

لطائف و معارف:

1: انسان جس قدر بڑے مقام تک پہنچ جائے اسے نصیحت کی ضرورت رہتی ہے۔ جیسا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے باوجودیکہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں، کاتب وحی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ دنیاوی جاہ و منصب اور عہدہ کے اعتبار سے اس مقام پر ہیں کہ آج کا کوئی حکمران ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے بھی خود کو نصیحت کا محتاج سمجھتے ہیں۔ جب اس قدر دینی و دنیاوی جلالت شان والا شخص نصیحت سے خود کو بے نیاز نہیں سمجھتا تو ہمیں ان سے بڑھ کر نصیحت کی ضرورت ہے۔

2: جس طرح مرد نصیحت کر سکتے ہیں اسی طرح نیک خواتین بھی نصیحت کر سکتی ہیں (بشرطیکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو)۔

3: نصیحت حاصل کرنے کے ممکنہ جائز وسائل کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اولاً تو بندہ خود کسی کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت حاصل کرے تاہم اگر خود جانے میں کوئی دینی یا دنیاوی عذر ہو تو خط و کتابت کے ذریعے بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے۔

4: نصیحت لینے والا مختصر نصیحت کی خواہش رکھتا ہے تو مختصر نصیحت کرنی چاہیے۔

5: نصیحت میں اپنی بات بھی کہی جا سکتی ہے لیکن اپنے سے بڑے کی بات کہہ دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

6: نصیحت لکھنے کی ضرورت پیش آئے تو ابتداء و انتہا میں سلام لکھنا چاہیے۔

7: اپنے سے بڑے کی نصیحت خود سنی ہوئی ہو تو اسے نقل کرتے وقت اس کا تذکرہ کر دینا بات میں مزید پختگی کا باعث بنتا ہے۔

8: نصیحت عمومی طرز کی ہو، سننے اور سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

9: نصیحت جامعیت کی حامل ہو جس کا فائدہ دنیا و آخرت کو محیط ہو۔

10: نصیحت میں اصل فکرِ آخرت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہو۔

آثار حرمین شریفین کی نگہداشت:

1: امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داود البَلاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِكْرَمَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ دَرَسَ شَيْءٌ مِّنْ مَعَالِمِ الْحَرَمِ عَلٰى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَتَبَ إِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ... وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ... يَأْمُرُهُ إِنْ كَانَ كُرْزُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَيًّا أَنْ يُّكَلِّفَهُ إِقَامَةَ مَعَالِمِ الْحَرَامِ لِمَعْرِفَتِهِ بِهَا... وَكَانَ مُعَمَّرًا... فَأَقَامَهَا عَلَيْهِ فَهِيَ مَوَاضِعُ الْأَنْصَابِ الْيَوْمَ.

فتوح البلدان، فتح الطائف

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے عہد مبارک میں حدود حرم (مکی) کے نشانات مٹنے کے قریب ہو چکے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے والی مدینہ مروان بن حکم کو شاہی مراسلہ جاری کیا کہ حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ......جو کہ عمر رسیدہ تھے...... ان حدود سے خوب واقف ہیں اس لیے اگر وہ زندہ ہوں تو انہیں اس کام کی تکلیف دی جائے اور ان کی رہنمائی میں آثار و حدود حرم کی نشان دہی کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور نشانات لگوائے آج بھی وہ یادگاریں قائم ہیں۔

2: مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ طیبہ میں بھی آثار نبوی کو باقی رکھنے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے انتظام کروایا۔

امام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ مَرْوَانَ لَمَّا كَانَ وَالِيًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنْ قِبَلِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلٰى أَبِيْ قَتَادَةَ لِيُرِيَهُ مَوَاقِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فَأَرَاهُ.

تہذیب التہذیب لابن حجر، تحت الترجمۃ: ابو قتادۃ بن ربعی الانصاری رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں مروان بن حکم مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ مروان نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد بھیجا کہ آپ میرے پاس تشریف لائیں تاکہ مجھے ان مقامات کے بارے میں مطلع فرمائیں جہاں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے وابستہ کوئی یادگاریں ہوں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہیں ان مقامات کے بارے میں آگاہ فرمایا۔

امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ الَّذِيْ بَنٰى حَوَالَيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَازِ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَمَرَ بِذٰلِكَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ۔

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، ذکر البلاط الذی حول المسجد

ترجمہ: مسجد نبوی کے ارد گرد حفاظتی دیوار حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے بنوائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کام مروان بن حکم کے ذمہ لگایا۔

غزوات وفتوحات

آپ کی حکمت عملی اور جوانمردی کے بیسیوں واقعات کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ اپنی مدبرانہ سیاسی سوچ اور حکمت عملی کی بدولت آپ نے ایک وسیع سلطنت پر حکمرانی کی۔ کئی ملکوں کے ملک، شہروں کے شہر، جزیروں کے جزیرے، قلعوں کے قلعے اور علاقوں کے علاقے آپ کے دور میں فتح ہوئے اور وہاں اسلامی ریاست کو فروغ دیا گیا۔ جن میں صرف چند ایک یہ ہیں:

سن وار فتوحات:

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) نے "العبر فی خبر من غبر" میں سن وار ان غزوات وفتوحات کو ذکر کیا جن میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود شریک ہوئے یا انہوں نے کسی کو امیر لشکر بنا کر بھیجا۔

27ھ......فِيهَا رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بِالْجَيْشِ فِي الْبَحْرِ وَغَزَا قُبْرُسَ.

27 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (بغرض جہاد) پہلا بحری بیڑا لے کر قُبرُس کی طرف روانہ ہوئے۔

32ھ......فِيهَا سَارَ مُعَاوِيَةُ وَتَوَغَّلَ فِي الرُّوْمِ فَالْتَقَى الْعَدُوَّ بِالْقُرْبِ مِنَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ.

32 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیش قدمی کرتے ہوئے روم پہنچے وہاں قسطنطنیہ کے قریب دشمن سے ٹاکرا ہوا۔

33ھ......فِيهَا غَزَا مُعَاوِيَةُ اَفْرَنْطِيَّةَ وَمَلْطِيَّةَ.

33 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے افرنطیہ اور ملطیہ میں جہاد کیا۔

35ھ......فِيهَا غَزْوَةُ ذِيْ خَشَبٍ وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ.

35 ہجری میں ذی خشب کی جنگ ہوئی اور لشکر کے امیر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

42ھ......فِيهَا غَزَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ سِجِسْتَانَ. فَافْتَتَحَ زَرَنْجَ وَغَيْرَهَا. وَسَارَ رَاشِدُ بْنُ عَمْرٍو فَشَنَّ الْغَارَاتِ وَوَغَلَ فِي بِلَادِ السِّنْدِ.

42 ہجری میں حضرت عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی) سِجِستان میں جہاد کیا۔ زرنج اور دیگر علاقے فتح کیے۔ راشد بن عمرو رحمہ اللہ نے سندھ کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے تابڑ توڑ حملے کیے۔

43ھ......فِيهَا فُتِحَتِ الرُّخَّجُ مِنْ أَرْضِ سِجِسْتَانَ. وَأَفْتَتَحَ عُقْبَةُ بْنُ نَافِعٍ كَوْرًا مِنْ بِلَادِ السُّوْدَانِ.

43 ہجری میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی) سرزمین سجستان کا علاقہ رُخّج فتح ہوا۔ اور (اسی سال) حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے سوڈان کے علاقوں کو فتح کیا۔

44ھ......فِيهَا اِفْتَتَحَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ مَدِيْنَةَ كَابُلٍ. وَفِيهَا غَزَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِيْ صُفْرَةَ فِيْ أَرْضِ الْهِنْدِ وَوَصَلَ إِلٰى قِنْدَابِيْلَ فَالْتَقَى الْعَدُوَّ فَهَزَمَهُمْ.

44 ہجری میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کابل (افغانستان) کو فتح کیا۔ اور اسی سال میں حضرت مُہَلّب بن ابی صفرۃ رحمہ اللہ نے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی) ہندوستان کے بعض علاقے فتح کیے اور قندابیل کے سرحدوں تک جا پہنچے دشمن سے ٹکراہوا اور انہیں شکست دی۔

45ھ......فِيهَا غَزَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حَدِيْجٍ أَفْرِيْقِيَّةَ.

45 ہجری میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیر سرپرستی) معاویہ بن حدیج رحمہ اللہ نے افریقہ کے بعض علاقے فتح کیے۔

47ھ......وَغَزَا رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَمِيْرُ أَطْرَابُلُسِ الْغَرْبِ أَفْرِيْقِيَّةَ.

47 ہجری میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زیر سرپرستی) مغربی اطرابلس کے امیر حضرت رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ نے افریقہ کے دیگر بعض علاقوں میں جنگ لڑی۔

54ھ......فِيهَا غَزَا عُبَيْدُ اللهِ (بْنُ) زِيَادٍ فَقَطَعَ نَهْرَ جِيْحُوْنَ إِلٰى بُخَارَا

54 ہجری میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زیر سرپرستی) عبید اللہ بن زیاد نے جنگ لڑی اور نہر جِیحُون کو پار کر کے بخارا تک جا پہنچے۔

56ھ......فِيهَا اِسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ سَعِيْدَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَلٰى خُرَاسَانَ فَغَزَا سَمَرْقَنْدَ

56 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعید بن عثمان بن عفان رحمہ اللہ کو خراسان پر عامل بنایا اور انہوں نے سمرقند میں جہاد کیا۔

قیروان اور اس کی فتح:

قیروان... مغربی افریقہ کا مشہور شہر ہے۔ کافی عرصہ تک اسے افریقہ کا دارالسلطنت اور گورنر افریقہ کی قیام گاہ ہونے کا شرف حاصل رہاہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن نافع فہری رضی اللہ عنہ کو افریقہ کا عامل مقرر کیا۔ یہاں "بَربَر" قوم آباد تھی ، ان میں سے اکثر قبائل حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور ان کے ساتھ افریقی ممالک کی فتح میں شریک رہے۔ افریقی ممالک فتح ہو جاتے لیکن چونکہ وہاں لشکر اسلامی کی مستقل چھاؤنی نہیں تھی اس لیے جب امیر لشکر واپس جاتا تو "بَربَر" قوم اپنے عہد وپیمان توڑ ڈالتی اور دشمنان اسلام کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو سخت نقصان دیتی۔ حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے یہاں حفاظتی نقطہ نظر کے پیش نظر چھاؤنی بنانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے لیے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہ دَلدَل اور گُنجان جنگل تھا۔ انسان تو درکنار وہاں سے جانور حتی کہ سانپوں کو بھی مشکلات کے ساتھ درختوں سے ہو کر نکلنا پڑتا تھا۔ امیر لشکر حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ کے ہمراہ 18 جلیل

القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے انہیں ساتھ لیا اور اس جنگل میں لے آئے۔ جسے فوجی چھاؤنی بنانا چاہتے تھے۔ وہاں آپ نے اعلان کیا کہ

امام شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:626ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَيَّتُهَا الْحَشَرَاتُ وَالسِّبَاعُ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْحَلُوْا عَنَّا فَإِنَّا نَازِلُوْنَ فَمَنْ وَّجَدْنَاهُ بَعْدُ قَتَلْنَاهُ. فَنَظَرَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَمْرٍ هَائِلٍ كَانَ السَّبُعُ يَحْمِلُ أَشْبَالَهُ وَالذِّئْبُ يَحْمِلُ أَجْرَاءَهُ وَالْحَيَّةُ تَحْمِلُ أَوْلَادَهَا وَهُمْ خَارِجُوْنَ أَسْرَابًا أَسْرَابًا فَحَمَلَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا مِنَ الْبَرْبَرِ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ اخْتَطَّ دَارًا لِلْإِمَارَةِ وَاخْتَطَّ النَّاسُ حَوْلَهُ وَأَقَامُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ عَامًا لَا يَرَوْنَ فِيْهَا حَيَّةً وَلَا عَقْرَبًا.

معجم البُلدان للحموی، القیروان

ترجمہ: اے موذی درندو اور جانورو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں لہٰذا تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر اس اعلان کے بعد تم میں سے کوئی یہاں ہمیں نظر آ گیا تو ہم اسے مار ڈالیں گے۔ لوگوں نے بہت عجیب نظارہ کیا (کہ درندوں اور جانوروں میں ہلچل مچ گئی۔ جانور یہاں سے نکلنے لگے، چنانچہ) شیر اپنے شکار کرنے کے قابل بچوں کو، بھیڑیے اپنے بچوں کو اٹھائے، سانپ اپنے سنپولیوں کو چمٹائے گروہ در گروہ جنگل خالی کر رہے تھے۔ اس منظر نے "بَرْبَر" قوم کو (جو اس خوفناک جنگل سے اچھی طرح واقف تھی وہ اسلام کی حقانیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی قبول) اسلام پر ابھارا اور وہ کثیر تعداد میں مسلمان ہوئے۔ تو مسلمانوں نے وہاں دارالامارت قائم کیا، اس کے ارد گرد لوگوں نے مکانات تعمیر کیے۔ اس کے بعد وہ چالیس سال تک اس علاقے میں رہے اس دوران نہ سانپ دیکھا نہ بچھو۔

آبادکاری اور فوجی مراکز:

مفتوحہ علاقوں میں آپ نے آبادکاری کی داغ بیل ڈالی اور مختلف ممالک میں اسلامی افواج کے لیے چھاؤنیاں اور مراکز قائم کیے۔ اس سلسلے میں شام کے ساحل پر قلعہ جبلہ، اسی طرح قیروان، مرعش، الاذقیہ، انطرطوس، مرقیہ اور بلنیاس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر علاقے کی اندرونی صورتحال کو جرائم سے روکنے اور پرامن رکھنے کے لیے پولیس کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے اس کے بھی پورے انتظامات فرمائے۔

رفاہی امور

رعایا کی خبر گیری:

امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:317ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِيْ فِيْلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ فِيْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلًا وَكَانَ رَجُلًا مِّنَّا يُكَنّٰى أَبَا الْحَسَنِ يُصْبِحُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ فَيَدُوْرُ عَلَى الْمَجَالِسِ هَلْ وَلَدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَدٌ هَلْ حَدَثَ اللَّيْلَةَ حَدَثٌ هَلْ نَزَلَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ نَازِلٌ فَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَ لِفُلَانٍ غُلَامٌ وَلِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ مَا يُسَمّٰى فَيُقَالُ لَهُ. فَيَكْتُبُ. فَيَقُوْلُ هَلْ نَزَلَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ نَازِلٌ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ نَزَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ بِعَيَالِهِ يُسَمُّوْنَهُ وَعَيَالَهُ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقَبِيْلَةِ كُلِّهَا أَتَى الدِّيْوَانَ فَأَوْقَعَ أَسْمَاءَهُمْ فِي الدِّيْوَانِ.

معجم الصحابۃ لابی القاسم البغوی، الرقم:2197

ترجمہ: حضرت ابو فیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (رعایا کی خبر گیری کا پورا نظام مقرر کیا ہوا تھا) ہم میں سے ایک شخص (جس کی کنیت ابو الحسن تھی) کی تشکیل کی ہوئی تھی جو ہر روز (قبیلے والوں کے حالات اور ضروریات کی مکمل خبر گیری کے لیے) لوگوں کے پاس چکر لگاتا۔ اور ان سے یہ سوال کرتا کہ

1. کیا تمہارے ہاں کسی کا کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟
2. قبیلہ میں رات کو کوئی نئی بات پیش آئی ہے؟
3. قبیلہ میں کوئی مہمان آیا ہے؟

لوگ بتلاتے کہ ہاں فلاں شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو وہ اس کا نام پوچھتا۔ لوگ نام بتاتے تو وہ اسے اپنے پاس لکھ لیتا۔ پھر رات آنے والے مہمان کے بارے میں پوچھتا لوگوں نے بتایا کہ ہاں یمن سے ایک شخص اپنے اہل وعیال سمیت آیا ہے اس کا اور اس کے اہل وعیال کے نام (وپتہ) یہ ہیں۔ جب وہ قبیلہ والوں سے مکمل معلومات لے لیتا تو اس کے بعد سرکاری دفتر پہنچتا، بچہ کا نام اور دیگر کوائف ایک رجسٹر میں درج کرتا (اور ان کی ضروریات کا مناسب انتظام کرنے کے لیے وظیفہ مقرر کرتا)۔

بچوں کا سرکاری وظیفہ:

امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَضَ ذٰلِكَ لِلْفَطِيْمِ.

فتوح البلدان، العطاء فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ

ترجمہ: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اُن بچوں کا (جن کی عمر دو سال ہو جاتی اور ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیتے) سرکاری وظیفہ مقرر فرمایا۔

نہروں اور چشموں کی منصوبہ بندی:

آپ کے دور میں محکمہ آبپاشی پر بھی خصوصی توجہ دی گئی اور عوام کی سہولت کے پیش نظر ی نہری نظام کی بنیاد ڈالی گئی۔

امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَلَّمَ الْمُنْذِرُ بْنُ الْجَارُوْدِ الْعَبْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ حَفْرِ نَهْرٍ ثَارٍ فَكَتَبَ إِلَى زِيَادٍ فَحَفَرَ نَهْرَ مَعْقِلٍ فَقَالَ قَوْمٌ: جَرىٰ عَلٰى يَدِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فنُسِبَ إِلَيْهِ۔

فتوح البلدان، تحت تمصیر البصرۃ

ترجمہ: مُنذِر بن جَارُود عَبدی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے (عراق میں) ایک گہری نہر کھدوانے کی درخواست کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو خط لکھا۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں زیاد نے نہر معقِل کھدائی، لوگوں نے کہا کہ اس کا افتتاح حضرت معقِل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس لیے اس کا نام ہی نہر معقِل پڑ گیا۔

فائدہ: اس سے تبرک بالصالحین کا عقیدہ و نظریہ ثابت ہوتا ہے۔

اسی مدینہ طیبہ میں میدان احد کے قریب "قناۃ معاویہ" کے نام سے نہر کھدوائی گئی۔ اسی طرح اس وقت کی مدینہ طیبہ کی آبادی سے تقریباً 20 میل دور نشیبی علاقے میں مویشیوں کی سہولت کے لیے ایک بند بنوایا جس میں بارش کا پانی جمع ہوتا اور مویشی اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

خاندان نبوت سے حسن سلوک

امہات المومنین سے حسن سلوک:

1: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِقِلَادَةٍ قُوِّمَتْ مِائَةَ أَلْفٍ فَقَبِلَتْهَا وَقَسَمَتْهَا فِيْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَتْ مِنْ أَسْخَى النَّاسِ.

انساب الاشراف، تحت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک قیمتی ہار ہدیۃً پیش کیا جس کی اُس وقت قیمت ایک لاکھ دراہم تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے وہ قبول فرمایا اور اسے دیگر امہات المومنین میں تقسیم فرمایااور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بہت سخی تھیں۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے محبت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1963

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہدایا قبول کرتے تھے۔

حضرت حسین اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے محبت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلًا وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1959

ترجمہ: حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابو یعقوب سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ملے تو ان سے فرمایا: اے رسول اللہ کے بیٹے خوش آمدید مرحبا۔ اور اپنے خادم کو حکم دیا کہ میری طرف سے 3 لاکھ دراہم بطور ہدیہ کے ان کی خدمت میں پیش کرو اور جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے فرمایا: اے اللہ کے رسول کے پھوپھی زاد! اور مشکل

وقت میں ساتھ دینے والے مرحبا۔ اور اپنے خادم کو حکم دیا کہ میری طرف سے 1 لاکھ دراہم بطور ہدیہ کے ان کی خدمت میں پیش کرو۔

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَافِدَيْنِ إِلىٰ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَجَازَهُمَا فَقَبِلَا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1960

ترجمہ: حضرت ثویر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے سفر کیا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں شہزادوں کو قیمتی ہدایا پیش کیے جو انہوں نے قبول فرما لیے۔

خاندان بنو ہاشم سے محبت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ تَفَرَّشَتْ قُرَيْشٌ وَصَنَادِيدُ الْعَرَبِ وَمَوَالِيهَا أَسْفَلَ سَرِيرِهِ وَعَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1958

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے (وہاں جا کے دیکھا کہ) بڑے بڑے قریشی اور عرب کے سردار آپ رضی اللہ عنہ کے تخت سے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ (حضرت علی بن ابی طالب کے بھائی) عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے تخت پر دائیں بائیں جانب تشریف فرما تھے۔

اَوّلیاتِ معاویہ رضی اللہ عنہ

بحری جہاد:

1. مسلمانوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے بحری (سمندری) جنگ لڑی۔

امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ الْمُهَلَّبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، رقم الحدیث:2924

ترجمہ: حضرت مُہَلّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت معاویہ

رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے (مسلمان حکمران) ہیں جنہوں نے بحری جنگ لڑی ہے۔

محکمہ سیکورٹی:

2. حفاظتی دستہ (باڈی گارڈ) کا طریقہ جاری کیا اور یہ اس وقت ہوا جب آپ کا قاتلانہ حملہ ہوا۔

امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:240ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) أَوَّلَ مَنِ اتَّخَذَ صَاحِبَ حَرَسٍ۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط، تحت من کان علی الرسائل والدیوان والحجابۃ

محافظ (باڈی گارڈ) رکھنے کا طریقہ سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے جاری کیا۔

محکمہ دیوان الخاتم:

3. سرکاری حکم نامے پر سرکاری مہر لگانے اور حکم نامے کی ایک کاپی سرکاری دفاتر میں محفوظ رکھنے کا طریقہ جاری کیا۔

امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی عز الدین ابن الاثیر رحمہ اللہ (المتوفیٰ:630ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) أَوَّلَ مَنِ اتَّخَذَ دِيوَانَ الْخَاتَمِ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَمَرَ لِعَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَتَبَ لَهُ بِذَلِكَ إِلَى زِيَادٍ، فَفَتَحَ عَمْرٌو الْكِتَابَ وَصَيَّرَ الْمِائَةَ مِئَتَيْنِ، فَلَمَّا رَفَعَ زِيَادٌ حِسَابَهُ أَنْكَرَهَا مُعَاوِيَةُ وَطَلَبَهَا مِنْ عَمْرٍو وَحَبَسَهُ، فَقَضَاهَا عَنْهُ أَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَحْدَثَ عَنْهُ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةُ دِيوَانَ الْخَاتَمِ۔

الکامل فی التاریخ، ثم دخلت سنۃ ستین

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے "دیوان الخاتم" کا محکمہ قائم کیا۔ (یعنی سرکاری حکم نامے پر مہر لگانے کی بنیاد ڈالی) اس کی وجہ یہ بنی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار عمرو بن زبیر کے ساتھ مالی معاملات میں (قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے تعاون کے طور پر) ایک لاکھ (دراہم یا دنانیر) دینے کا حکم دیا اور والی عراق زیاد بن سمیہ کے نام ایک رقعہ (عمرو بن زبیر کے ہاتھ) لکھ بھیجا۔ عمرو نے رقعہ کھول کر جہاں ایک لاکھ لکھا ہوا تھا وہاں دو لاکھ لکھ دیا۔ جب حساب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے دو لاکھ والی تحریر کا انکار کیا۔ (بہر حال!) عمرو کو رقم واپس لوٹانے کا حکم دیا گیا اور گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بھائی عبد اللہ بن زبیر نے وہ رقم ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے "دیوان الخاتم" کا محکمہ قائم کیا۔

سفر آخرت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا آخری خطبہ:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ آخِرَ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي مِنْ زَرْعٍ قَدِ اسْتَحْصَدَ وَإِنِّي قَدْ وَلِيتُكُمْ وَلَنْ يَلِيَكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنِّي كَمَا كَانَ مَنْ وَلِيَكُمْ قَبْلِي خَيْرًا مِنِّي۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: وہ آخری خطبہ جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا اس میں فرمایا: لوگو! کھیتی کے کٹنے کا وقت (اپنی وفات کی طرف اشارہ) قریب آچکا ہے۔ میں تمہارا حکمران تھا میرے بعد مجھ سے بہتر کوئی حکمران نہیں آئے گا جو آئے گا وہ مجھ سے کم ہو گا (کیونکہ مجھے حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ صحابیت کا اعزاز بھی حاصل ہے) جیسا کہ میرے سے پہلے کے حکمران مجھ سے بہتر (افضل) تھے۔

مقدس متبرکات سے حصول فیض:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند متبرکات (بال مبارک، ناخن مبارک اور کپڑا مبارک) تھے۔

1: بال مبارک...... امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1730

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے قینچی کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے تھے۔

2: ناخن مبارک...... امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَخَذَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَظْفَارِهِ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ناخن مبارک لیے تھے۔

3: کپڑا مبارک...... امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

يَا بُنَيَّ إِنِّي صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ لِحَاجَةٍ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَكَسَانِيْ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَى جِلْدِهِ فَخَبَأْتُهُ لِهٰذَا الْيَوْمِ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اے بیٹے! ایک دن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے پانی کا برتن لے کر حاضر ہوا۔ (وضو کرایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن کیے ہوئے دو کپڑوں میں سے ایک مجھے عنایت فرمایا۔ اور میں نے اسے آج کے دن کے لیے سنبھال کے رکھا ہوا تھا۔

وصیت:

امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ الْقَمِيْصَ دُوْنَ كَفَنِيْ مِمَّا يَلِي جِلْدِيْ وَخُذْ ذٰلِكَ الشَّعْرَ وَالْأَظْفَارَ فَاجْعَلْهُ فِيْ فَمِيْ وَعَلٰى عَيْنِيْ وَمَوَاضِعَ السُّجُوْدِ مِنِّيْ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں تو آپ اس کپڑے مبارک کو میرے کفن کے نیچے میرے جسم کے ساتھ ملا کر رکھنا اور بال مبارک اور ناخن مبارک میرے منہ، آنکھوں اور سجدے کی جگہوں پر رکھ دینا۔

تقویٰ کی تلقین:

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان البغدادی المعروف بابن ابی الدنیا رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 281ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَهْلِهِ: اِتَّقُوا اللهَ فَإِنَّ اللهَ يَقِي مَنِ اتَّقَاهُ وَلَا تُقٰى لِمَنْ لَا يَتَّقِي اللهَ. ثُمَّ قَضٰى۔

المحتضرین، مقالۃ الخلفاء عند حضور الموت

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر (شدت مرض کی وجہ سے) غنودگی طاری ہوئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کا خوف دل میں رکھو۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (ہلاکتوں سے) بچا لیتے ہیں اور جو شخص اللہ سے خوف نہیں رکھتے تو ان کی ہلاکت سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس کے بعد وفات پا گئے۔

وفات:

امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّهُ تُوُفِّيَ بِدِمَشْقَ فِي رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّينَ .... قِيلَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ لِثَمَانٍ بَقِينَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّينَ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: ماہ رجب سن 60 ہجری دمشق میں آپ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی........ ایک قول کے مطابق جمعرات کی رات جب کہ رجب کے ختم ہونے میں آٹھ دن رہتے تھے۔ (یعنی 22 رجب المرجب سن 60 ہجری)

وفات کی اطلاع:

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَعِدَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ النَّاسَ - وَأَكْفَانُ مُعَاوِيَةَ عَلٰى يَدَيْهِ - فَقَالَ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ الَّذِي كَانَ سُوْرُ الْعَرَبِ وَعَوْنُهُمْ وَجَدُّهُمْ قَطَعَ اللهُ بِهِ الْفِتْنَةَ وَمَلَّكَهُ عَلَى الْعِبَادِ، وَفَتَحَ بِهِ الْبِلَادَ. أَلَا إِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَهٰذِهِ أَكْفَانُهُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ضحاک بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ (جو آپ کے معتمد خاص تھے انتقال کے بعد آپ کا کفن مبارک ہاتھ میں لیے مکان کے باہر تشریف لائے) منبر پر تشریف فرما ہوئے لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے بعد حمد وثناء کے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمام عرب کے لیے آہنی دیوار تھے اور ان کے معاون و مددگار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی کو ختم فرمایا (صلح حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا) اور لوگوں پر ان کو حکمران بنایا، ان کے ہاتھ پر بے شمار ممالک کو فتح فرمایا۔ لوگو! یقینی بات ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے ہیں اور یہ ان کا کفن ہے (جو ابھی انہیں دیا جائے گا)۔

جنازہ:

امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 240ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

صَلّٰى عَلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط، وفات معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ حضرت ضحاک بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ پڑھائی۔

مدفن:

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

دُفِنَ بَيْنَ بَابِ الْجَابِيَةِ وَبَابِ الصَّغِيْرِ۔

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو باب الجابیہ اور باب الصغیر (دمشق) کے درمیان دفن کر دیا گیا۔

مدت خلافت:

امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 240ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَتْ وِلَايَتُهُ تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط، وفات معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت 19 سال 3 ماہ 20 دن ہے۔

جنت کی نبوی بشارت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ ذَا.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1924

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس ایک شخص دروازے سے آئے گا وہ شخص جنتی ہو گا۔ روای کہتے ہیں کہ آنے والا شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی تشریف لاتے رہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہی شخص (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) جنتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی! یہی ہیں۔

جنت میں ملاقات کی نبوی بشارت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَهْمًا فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! خُذْ هٰذَا السَّهْمَ حَتّٰى تَلْقَانِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1926

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر دیتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! یہ تیر لے لو! کل قیامت کو آپ مجھ سے جنت میں ملاقات کرو گے۔

جنت میں نبوی پڑوس کی بشارت:

امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا مُعَاوِيَةُ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ لَتُزَاحِمَنِّي عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1925

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: معاویہ (آپ کا اور میرا تعلق یوں ہے کہ) آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔ جنت کے دروازے پر میں اور آپ اس طرح ملے ہوئے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ (شہادت) والی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

احادیث وآثار مبارکہ

1: امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَحْشِي بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَلْفَهُ. فَقَالَ: مَا يَلِينِي مِنْكَ؟ قَالَ: بَطْنِي قَالَ: اَللّٰهُمَّ امْلَأْهُ عِلْمًا.

تاریخ الاسلام وَوَفیات المشاھیر والاعلام، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

2: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1911

3: امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری الجزرجی شمس الدین القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:671ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: أَلِقِ الدَّوَاةَ وَحَرِّفِ الْقَلَمَ وَأَقِمِ الْبَاءَ وَفَرِّقِ السِّينَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِيمَ وَحَسِّنِ اللهَ وَمُدَّ الرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِيمَ.

الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی، تحت آیت وماکنت تتلو من قبلہ۔۔۔ الخ، سورۃ العنکبوت

4: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ نَوْفٍ الْبِكَالِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اُكْتُبْهَا فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ قَرَأَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1940

5: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرِءْ مُعَاوِيَةَ السَّلَامَ وَاسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا فَإِنَّهُ أَمِيْنُ اللهِ عَلَى كِتَابِهِ وَوَحْيِهِ وَنِعْمَ الْأَمِيْنُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

6: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَهُ يَكْتُبُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ كَاتِبَكَ هٰذَا الْأَمِينٌ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1934

6: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَاهُ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمَا بِذَلِكَ فَكَتَبَ لَهُمَا وَرَفَعَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَحِيفَتَه۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1939

7: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَادْعُ مُعَاوِيَةَ۔ وَكَانَ كَاتِبَهُ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1937

8: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

9: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث: 1943

10: امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَلَغَنَا ظُهُورُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَافِدًا عَنْ قَوْمِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أَصْحَابَهُ قَبْلَ لِقَائِهِ فَقَالُوا: قَدْ بَشَّرَنَا بِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدَمَ عَلَيْنَا بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ: قَدْ جَاءَكُمْ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ ثُمَّ لَقِيتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ بِي وَأَدْنَى مَجْلِسِي وَبَسَطَ لِي رِدَاءَهُ فَأَجْلَسَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ وَأَطْلَعَنِي مَعَهُ وَأَنَا مِنْ دُونِهِ ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَتَاكُمْ مِنْ بِلَادٍ بَعِيدَةٍ مِنْ بِلَادِ حَضْرَمَوْتَ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ بَقِيَّةُ أَبْنَاءِ الْمُلُوكِ بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا وَائِلُ وَفِي وَلَدِكَ ثُمَّ نَزَلَ وَأَنْزَلَنِي مَعَهُ وَأَنْزَلَنِي مَنْزِلًا شَاسِعًا عَنِ الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ يُبَوِّئَنِي إِيَّاهُ فَخَرَجْتُ وَخَرَجَ مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ: يَا وَائِلُ إِنَّ الرَّمْضَاءَ قَدْ أَصَابَتْ بَاطِنَ قَدَمِي فَأَرْدِفْنِي خَلْفَكَ ...الخ

المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث: 1176

11: امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 430ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَشَهِدَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَأَعْطَاهُ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث:29

12: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3842

13: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ الْأَعْمَشِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: لَوْ رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُمْ: هُوَ الْمَهْدِيُّ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1953

14: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِهِ وَاهْدِ بِهِ وَلَا تُعَذِّبْهُ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1915

15: امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی (ت 360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُمِّ حَبِيبَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَقَّ الْبَابَ دَاقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُنْظُرُوا مَنْ هٰذَا» قَالُوا: مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: «اِئْذَنُوا لَهُ» وَدَخَلَ، وَعَلٰى أُذُنِهِ قَلَمٌ لَهُ يَخُطُّ بِهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْقَلَمُ عَلٰى أُذُنِكَ يَا مُعَاوِيَةُ؟ قَالَ: قَلَمٌ أَعْدَدْتُّهُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ. قَالَ: جَزَاكَ اللهُ عَنْ نَبِيِّكَ خَيْرًا، وَاللهِ مَا اسْتَكْتَبْتُكَ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفْعَلُ مِنْ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ بِكَ لَوْ قَدْ قَمَّصَكَ اللهُ قَمِيصًا؟ يَعْنِي: الْخِلَافَةَ. فَقَامَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَجَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ اللهَ مُقَمِّصٌ أَخِي قَمِيصًا؟ قَالَ: نَعَمْ! وَلٰكِنْ فِيهِ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَادْعُ لَهُ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِهِ بِالْهُدٰى وَجَنِّبْهُ الرَّدٰى، وَاغْفِرْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى۔

المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:1838

16: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا زِلْتُ فِي طَمَعٍ مِنَ الْخِلَافَةِ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1966

17: امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:241ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

وَاعْدِلْ.

مسند احمد، رقم الحدیث:16933

18: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ وَقِهِ الْعَذَابَ.

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1919

19: امام حسین بن محمد بن الحسن اَلدِّیار بَکْری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:966ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَ كَانَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَنَا قَتَلْتُهُ.

تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس، ذکر تقدیم خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

20: امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ: فَأَتَيْتُهُ يَوْمًا وَهُوَ خَالٍ بِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالْبَابِ لَمْ يَدْخُلْ فَرَجَعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَرْجِعُ رَجَعْتُ فَلَقِيَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ لَمْ أَرَكَ أَتَيْتَنَا قُلْتُ: قَدْ جِئْتُ وَأَنْتَ خَالٍ بِمُعَاوِيَةَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فَرَجَعْتُ، قَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِالْإِذْنِ مِنَ ابْنِ عُمَرَ.

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، حبس عمر رضی اللہ عنہ الحطیئۃ فی ہجائہ الزبرقان بن بدر

21: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البلاذری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ عَلٰى عُمَرَ وَقَدْ حَجَّ عُمَرُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَتٰى قَدِمْتَ؟ قَالَ: اَلْآنَ، وَبَدَأْتُ بِكَ قَالَ: فَأْتِ أَبَوَيْكَ وَابْدَأْ بِهِنْدٍ فَانْصَرَفَ مُعَاوِيَةُ فَبَدَأَ بِهِنْدٍ فَقَالَتْ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ وَاللهِ قَلَّ مَا وَلَدَتْ حُرَّةٌ مِثْلَكَ وَقَدِ اسْتَنْهَضَكُمْ هٰذَا الرَّجُلُ فَاعْمَلُوْا بِمَا يُوَافِقُهُ وَاجْتَنِبُوْا مَا يُكْرِهُهُ.

انساب الاشراف للبلاذری، الرقم:31

22: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ: لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ.

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3843

23: امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى عُمَرَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ خَضْرَاءُ فَنَظَرَ إِلَيْهَا

الصَّحَابَةُ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عُمَرُ وَثَبَ إِلَيْهِ بِالدِّرَّةِ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِهَا وَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ يَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اللهَ اللهَ فِيَّ. فَرَجَعَ عُمَرُ إِلَى مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: لِمَ ضَرَبْتَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا فِي قَوْمِكَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ إِلَّا خَيْرًا وَمَا بَلَغَنِي إِلَّا خَيْرٌ وَلٰكِنِّي رَأَيْتُهُ -وَأَشَارَ بِيَدِهِ- فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَضَعَ مِنْهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

24: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الشَّامَ تَلَقَّاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي مَوْكِبٍ عَظِيمٍ فَلَمَّا دَنَا مِنْ عُمَرَ قَالَ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ الْمَوْكِبِ؟ قال: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: هٰذَا حَالُكَ مَعَ مَا بَلَغَنِي مِنْ طُولِ وُقُوفِ ذَوِي الْحَاجَاتِ بِبَابِكَ؟ قَالَ: هُوَ مَا بَلَغَكَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: وَلِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَكَ بِالْمَشْيِ حَافِيًا إِلَى بِلَادِ الْحِجَازِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا بِأَرْضٍ جَوَاسِيسُ الْعَدُوِّ فِيهَا كَثِيرَةٌ فَيَجِبُ أَنْ نُظْهِرَ مِنْ عِزِّ السُّلْطَانِ مَا يَكُونُ فِيهِ عِزٌّ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ وَيُرْهِبُهُمْ بِهِ، فَإِنْ أَمَرْتَنِي فَعَلْتُ، وَإِنْ نَهَيْتَنِي انْتَهَيْتُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا مُعَاوِيَةُ مَا سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتَنِي فِي مِثْلِ رَوَاجِبِ الضِّرْسِ لَئِنْ كَانَ مَا قُلْتَ حَقًّا إِنَّهُ لَرَأْيُ أَرِيبٍ وَلَئِنْ كَانَ بَاطِلًا إِنَّهُ لَخَدِيعَةُ أَدِيبٍ. قَالَ: فَمُرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا شِئْتَ قَالَ: لَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَحْسَنَ مَا صَدَرَ الْفَتَى عَمَّا أَوْرَدْتَهُ فِيهِ؟! فَقَالَ عُمَرُ: لِحُسْنِ مَوَارِدِهِ وَمَصَادِرِهِ جَشَّمْنَاهُ مَا جَشَّمْنَاهُ.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ذکر شیئ من ایامہ

25: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هَارُونَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ بَعْدِي فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَإِنَّ مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: فضل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

26: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 2799

27: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَقَالَ (عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ): لَا أَخْتَارُ بِجِوَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ. فَقَالَ: أُجَهِّزُ لَكَ جَيْشًا

مِنَ الشَّامِ يَكُونُونَ عِنْدَكَ يَنْصُرُونَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ أُضَيِّقَ بِهِمْ بَلَدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَوَاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَتُغْتَالَنَّ -أَوْ قَالَ: لَتُغْزَيَنَّ- فَقَالَ عُثْمَانُ: حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. ثُمَّ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ وَقَوْسُهُ فِي يَدِهِ، فَمَرَّ عَلَى مَلَاءٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ وَاتَّكَأَ عَلَى قَوْسِهِ وَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَلِيغٍ يَشْتَمِلُ عَلَى الْوَصَاةِ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ إِسْلَامِهِ إِلَى أَعْدَائِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ ذَاهِبًا.

البدایۃ والنہایۃ، دخلت سنۃ ثلاث وثلاثین ففیھا مقتل عثمان رضی اللہ عنہ

28: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا رَأَى مَا فَعَلَهُ هٰؤُلَاءِ الْخَوَارِجُ مِنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ مِنْ مُحَاصَرَتِهِ فِي دَارِهِ وَمَنْعِهِ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ وَإِلَى ابْنِ عَامِرٍ بِالْبَصْرَةِ وَإِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْجِدُهُمْ فِي بَعْثِ جَيْشٍ يَطْرُدُونَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ مُعَاوِيَةُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَانْتَدَبَ يَزِيدُ بْنُ أَسَدٍ الْقَسْرِيُّ فِي جَيْشٍ وَبَعَثَ أَهْلُ الْكُوفَةِ جَيْشًا وَأَهْلُ الْبَصْرَةِ جَيْشًا فَلَمَّا سَمِعَ أُولَئِكَ بِخُرُوجِ الْجُيُوشِ إِلَيْهِمْ صَمَّمُوا فِي الْحِصَارِ فَمَا اقْتَرَبَ الْجُيُوشُ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى جَاءَهُمْ قَتْلُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ۔

البدایۃ والنہایۃ، صفۃ حصر امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

29: امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعْصُومًا فَوَلَّانِيْ وَأَدْخَلَنِي فِي أَمْرِهِ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَلَّانِيْ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَلَّانِيْ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَوَلَّانِيْ فَلَمْ أَلِ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَمْ يُوَلِّنِي إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ عَنِّي۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر تسییر من سیر من اھل الکوفۃ الیھا

30: امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ أَبُوْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ وَجَمَاعَةٌ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْتَ تُنَازِعُ عَلِيًّا أَمْ أَنْتَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ مِنِّيْ وَأَحَقُّ بِالْأَمْرِ وَلٰكِنْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُوْمًا وَأَنَا ابْنُ عَمِّهِ وَإِنَّمَا أَطْلُبُ بِدَمِهِ فَأْتُوْا عَلِيًّا فَقُوْلُوْا لَهُ: فَلْيَدْفَعْ إِلَيَّ قَتَلَةَ عُثْمَانَ وَأَسْلَمُ لَهُ۔

تاریخ الإسلام للذھبی، ج3ص540

31: امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ: وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ وَتَرْجِعْ إِلَى بِلَادِكَ يَا لَعِينُ لَأَصْطَلِحَنَّ أَنَا وَابْنُ عَمِّي عَلَيْكَ وَلَأُخْرِجَنَّكَ مِنْ جَمِيعِ بِلَادِكَ وَلَأُضَيِّقَنَّ عَلَيْكَ الْأَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَافَ مَلِكُ الرُّومِ وَانْكَفَّ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، رقم الترجمۃ: معاویۃ رضی اللہ عنہ

32: سید الحفاظ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان الکوفی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:
عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ قَتْلَى يَوْمِ صِفِّينَ؟ فَقَالَ: قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

المصنف لابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث:39035

33: امام موفق بن احمد المکی الخوارزمی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:568ھ) روایت نقل کرتے ہیں:
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا قَاتَلَ أَحَدٌ عَلِيًّا إِلَّا وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِالْحَقِّ مِنْهُ ۔

مناقب ابی حنیفۃ رحمہ اللہ، ص:342

35: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:
عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ: اِسْتَقْبَلَ وَاللهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ: إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَيْ عَمْرُو! إِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ: اِذْهَبَا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولَا لَهُ: وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ: فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا المَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ: فَمَنْ لِي بِهٰذَا، قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2704

36: امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:
عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: بَايَعَ أَهْلُ الْعِرَاقِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالْخِلَافَةِ فَطَفِقَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهِمُ الْحَسَنُ: إِنَّكُمْ سَامِعُونَ مُطِيعُونَ تُسَالِمُونَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُونَ مَنْ حَارَبْتُ فَارْتَابَ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي أَمْرِهِمْ حِينَ اشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ هٰذَا الشَّرْطَ وَقَالُوا: مَا هٰذَا لَكُمْ بِصَاحِبٍ وَمَا يُرِيدُ هٰذَا الْقِتَالَ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

37: امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:310ھ) روایت نقل کرتے ہیں:
عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سَلَّمَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک، ذکر بیعۃ الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

38: امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَأْيًا أُحِبُّ أَنْ تُتَابِعَنِي عَلَيْهِ. قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ أَنْ أَعْمَدَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَنْزِلَهَا وَأُخَلِّيَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ فَقَدْ طَالَتِ الْفِتْنَةُ وَسُفِكَتِ الدِّمَاءُ وَقُطِعَتِ السُّبُلُ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَبَعَثَ إِلَى حُسَيْنٍ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: أُعِيذُكَ بِاللهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى رَضِيَ.

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، تحت الترجمۃ: الحسن بن علی رضی اللہ عنہما

39: امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 807ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ نَظَرْتُمْ مَا بَيْنَ جَابَرْسَ إِلَى جَابَلْقَ مَا وَجَدْتُمْ رَجُلًا جَدُّهُ نَبِيٌّ غَيْرِي وَأَخِي وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْتَمِعُوا عَلَى مُعَاوِيَةَ ... قَالَ مَعْمَرٌ: جَابَرْسُ وَجَابَلْقُ: اَلْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، باب فی الصلح

40: امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا صَالَحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: قُمْ فَتَكَلَّمْ فَقَامَ: فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقٰى وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ أَلَا وَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي أَوْ حَقٌّ لِي تَرَكْتُهُ لِإِرَادَةِ إِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث: 7109

41: امام ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ (المتوفی: 711ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ رَحِمَهُ اللهُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَمَّا قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا تَقُلْ ذَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ مُعَاوِيَةُ. فَعَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ فَكَرِهْتُ أَنْ تُهْرَاقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ دِمَاءُ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: قِيلَ لِلْحَارِثِ الْأَعْوَرِ: مَا حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَايِعَ لِمُعَاوِيَةَ وَلَهُ الْأَمْرُ؟ قَالَ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَا تُكْرِهُوا إِمْرَةَ مُعَاوِيَةَ.

مختصر تاریخ دمشق، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن صخر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہما

42: امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

إِنِّي وَاللهِ مَا أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا إِلَّا وَفَّيْتُ بِهِ إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُ اللهَ عَهْدًا أَنْ أَقْتُلَ عَلِيًّا وَمُعَاوِيَةَ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُمَا فَإِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَلَكَ اللهُ عَلَيَّ إِنْ لَّمْ أَقْتُلْ أَنْ آتِيَكَ حَتّٰى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِكَ. فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا وَاللهِ أَوْ تُعَايِنُ النَّارَ فَقَدَّمَهُ فَقَتَلَهُ.

المعجم الکبیر للطبرانی، تحت سن علی بن ابی طالب ووفاتہ رضی اللہ عنہ

43: امام ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ رَحِمَهُ اللهُ سَلَّمَ الْحَسَنُ لِمُعَاوِيَةَ الْأَمْرَ وَبَايَعَهُ عَلَى إِقَامَةِ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ وَدَخَلَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَسُمِّيَتْ سَنَةَ الْجَمَاعَةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ وَانْقِطَاعِ الْحَرْبِ وَبَايَعَ مُعَاوِيَةُ كُلَّ مَنْ كَانَ مُعْتَزِلًا لِلْقِتَالِ كَابْنِ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی ان ابنی ھذا السید، رقم الحدیث:7109

44: امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ (المتوفی:748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَكْتُبُونَ إِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُونَهُ إِلَى الْخُرُوجِ إِلَيْهِمْ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ يَأْبَى۔

تاریخ الاسلام، مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

45: امام مسلم بن حجاج القُشَیری النیشابوری رحمہ اللہ (المتوفی:261ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4869

46: امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي الْمُعَطَّلِ رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو مَرْيَمَ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا هَاهُنَا يَا أَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَجِئْكَ طَالِبٌ حَاجَةً وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وُلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللهُ عَنْ فَقْرِهِ وَحَاجَتِهِ بَابَ السَّمَاءِ. فَأَكَبَّ مُعَاوِيَةُ يَبْكِي ثُمَّ قَالَ: رُدَّ حَدِيثَكَ يَا أَبَا مَرْيَمَ فَرَدَّهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: أُدْعُ لِي سَعْدًا ...وَكَانَ حَاجِبَهُ ...فَدُعِيَ فَقَالَ: يَا أَبَا مَرْيَمَ! حَدِّثْ أَنْتَ كَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَبُو مَرْيَمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَخْلَعُ هٰذَا مِنْ عُنُقِي وَأَجْعَلُهُ فِي عُنُقِ سَعْدٍ مَنْ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَائْذَنْ لَهُ يَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِسَانِي مَا قَضٰى۔

مسند الشامیین، رقم الحدیث:2559

47: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللهُ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ۔ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا

حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللهُ لِلْقَارِئِ: أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ. قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلٰى أَحَدٍ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ، قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتٰى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ: أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِي فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ: فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهٰذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ؟ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هٰذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ[مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾]

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2382

48: امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

سنن ابی داود، رقم الحدیث:5231

49: امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:275ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَحِمَهُ اللهُ - رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ - قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ

بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ: مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا .... فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.

سنن ابی داود، رقم الحدیث: 2761

50: امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 230ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ السَّمَاءَ قَحِطَتْ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَسْتَسْقُونَ. فَلَمَّا قَعَدَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: أَيْنَ يَزِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيُّ؟ قَالَ: فَنَادَاهُ النَّاسُ فَأَقْبَلَ يَتَخَطّٰى فَأَمَرَهُ مُعَاوِيَةُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَعَدَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ بِخَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِيَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ. يَا يَزِيدُ ارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى اللّٰهِ. فَرَفَعَ يَزِيدُ يَدَيْهِ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ فَمَا كَانَ أَوْشَكَ أَنْ ثَارَتْ سَحَابَةٌ فِي الْمَغْرِبِ وَهَبَّتْ لَهَا رِيحٌ فَسُقِينَا حَتّٰى كَادَ النَّاسُ لَا يَصِلُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الحدیث: 3825

51: امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ مِنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يُسَاعِدَهُ فِي بِنَاءِ دَارٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ جِذْعٍ مِنَ الْخَشَبِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَيْنَ دَارُكَ؟ قَالَ: بِالْبَصْرَةِ. وَكَمِ اتِّسَاعُهَا؟ قَالَ: فَرْسَخَانِ فِي فَرْسَخَيْنِ. قَالَ: لَا تَقُلْ دَارِي بِالْبَصْرَةِ وَلٰكِنْ قُلِ الْبَصْرَةُ فِي دَارِي.

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

52: امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 748ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: صَحِبْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَثْقَلَ حِلْمًا وَلَا أَبْطَأَ جَهْلًا وَلَا أَبْعَدَ أَنَاةً مِنْهُ.

تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام

53: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَهُ الرَّجُلُ الْعَقْلُ وَالْحِلْمُ فَإِنْ ذُكِّرَ ذَكَرَ وَإِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِنِ ابْتُلِيَ صَبَرَ وَإِنْ غَضِبَ كَظَمَ وَإِنْ قَدَرَ غَفَرَ وَإِنْ أَسَاءَ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ وَعَظَ ازْدَجَرَ۔

انساب الاشراف للبلاذُری، تحت الترجمۃ: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

54: امام مسلم بن حجاج القشیری النیشابوری رحمہ اللہ (المتوفیٰ: 261) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:1277

:55 امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ. أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2414

:56 امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عِكْرِمَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ دَرَسَ شَيْءٌ مِّنْ مَعَالِمِ الْحَرَمِ عَلَى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَكَتَبَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ... وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْمَدِينَةِ... يَأْمُرُهُ إِنْ كَانَ كُرْزُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَيًّا أَنْ يُكَلِّفَهُ إِقَامَةَ مَعَالِمِ الْحَرَامِ لِمَعْرِفَتِهِ بِهَا... وَكَانَ مُعَمَّرًا... فَأَقَامَهَا عَلَيْهِ فَهِيَ مَوَاضِعُ الْأَنْصَابِ الْيَوْمَ.

فتوح البلدان، فتح الطائف

:57 امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:852ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ مَرْوَانَ لَمَّا كَانَ وَالِيًا عَلَى الْمَدِينَةِ مِنْ قِبَلِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي قَتَادَةَ لِيُرِيَهُ مَوَاقِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فَأَرَاهُ.

تہذیب التہذیب لابن حجر، تحت الترجمۃ: ابو قتادۃ بن ربعی الانصاری رضی اللہ عنہ

:58 امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:262ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ الَّذِي بَنَى حَوَالَيْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَازِ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمَرَ بِذَلِكَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ۔

تاریخ المدینۃ لابن شبہ، ذکر البلاط الذی حول المسجد

:59 امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:317ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي فِيلٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلًا وَكَانَ رَجُلًا مِّنَّا يُكَنَّى أَبَا الْحَسَنِ يُصْبِحُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَيَدُورُ عَلَى الْمَجَالِسِ هَلْ وَلَدَ فِيكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَدٌ هَلْ حَدَثَ اللَّيْلَةَ حَدَثٌ هَلْ نَزَلَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ نَازِلٌ فَيَقُولُونَ وَلَدَ لِفُلَانٍ غُلَامٌ وَلِفُلَانٍ فَيَقُولُ مَا يُسَمَّى فَيُقَالُ لَهُ. فَيَكْتُبُ. فَيَقُولُ هَلْ نَزَلَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ نَازِلٌ قَالَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ نَزَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ بِعِيَالِهِ يُسَمُّونَهُ وَعِيَالَهُ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقَبِيلَةِ كُلِّهَا أَتَى الدِّيوَانَ فَأَوْقَعَ أَسْمَاءَهُمْ فِي الدِّيوَانِ.

معجم الصحابۃ لابی القاسم البغوی، الرقم:2197

60: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَضَ ذٰلِكَ لِلْفَطِيْمِ۔

فتوح البلدان، العطاء فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ

61: شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:626ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَيَّتُهَا الْحَشَرَاتُ وَالسِّبَاعُ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْحَلُوْا عَنَّا فَإِنَّا نَازِلُوْنَ فَمَنْ وَّجَدْنَاهُ بَعْدُ قَتَلْنَاهُ. فَنَظَرَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ إِلٰى أَمْرٍ هَائِلٍ كَانَ السَّبُعُ يَحْمِلُ أَشْبَالَهُ وَالذِّئْبُ يَحْمِلُ أَجْرَاءَهُ وَالْحَيَّةُ تَحْمِلُ أَوْلَادَهَا وَهُمْ خَارِجُوْنَ أَسْرَابًا أَسْرَابًا فَحَمَلَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا مِنَ الْبَرْبَرِ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ اخْتَطَّ دَارًا لِلْإِمَارَةِ وَاخْتَطَّ النَّاسُ حَوْلَهُ وَأَقَامُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ عَامًا لَا يَرَوْنَ فِيْهَا حَيَّةً وَلَا عَقْرَبًا۔

معجم البُلدان للحموی، القیروان

62: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

كَلَّمَ الْمُنْذِرُ بْنُ الْجَارُوْدِ الْعَبْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ حَفْرِ نَهْرٍ ثَارٍ فَكَتَبَ إِلٰى زِيَادٍ فَحَفَرَ نَهْرَ مَعْقِلٍ فَقَالَ قَوْمٌ: جَرىٰ عَلٰى يَدِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فَنُسِبَ إِلَيْهِ۔

فتوح البلدان، تحت تمصیر البصرۃ

63: امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ اَلعَبَسی الکوفی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:235ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَصَمَةَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَتَاهَا رَسُوْلٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ فَقَالَ: أَرْسَلَ بِهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا؟ قَالَتْ: أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

المصنف لابن ابی شیبہ، رقم الحدیث:31213

64: امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:279ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِقِلَادَةٍ قُوِّمَتْ مِائَةَ أَلْفٍ فَقَبِلَتْهَا وَقَسَمَتْهَا فِيْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَتْ مِنْ أَسْخَى النَّاسِ.

انساب الاشراف، تحت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

65: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَدْ تَفَرَّشَتْ قُرَيْشٌ وَصَنَادِيدُ الْعَرَبِ وَمَوَالِيهَا أَسْفَلَ سَرِيرِهِ وَعَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1958

66: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1963

67: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كَانَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلًا وَيَأْمُرُ لَهُ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُولُ: مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهُ بِمِائَةِ أَلْفٍ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1959

68: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَافِدَيْنِ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَجَازَهُمَا فَقَبِلَا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1960

69: امام حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

أَنَّ آخِرَ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي مِنْ زَرْعٍ قَدِ اسْتَحْصَدَ وَإِنِّي قَدْ وَلِيتُكُمْ وَلَنْ يَلِيَكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنِّي كَمَا كَانَ مَنْ وَلِيَكُمْ قَبْلِي خَيْرًا مِنِّي۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

70: امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:256ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:1730

71: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

وَأَخَذَ (مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَظْفَارِهِ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

72: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) يَا بُنَيَّ إِنِّي صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ لِحَاجَةٍ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَكَسَانِي أَحَدَ ثَوْبَيْهِ الَّذِي كَانَ عَلَى جِلْدِهِ فَخَبَأْتُهُ لِهٰذَا الْيَوْمِ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

73: امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:463ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

(قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ الْقَمِيْصَ دُوْنَ كَفَنِيْ مِمَّا يَلِي جِلْدِيْ وَخُذْ ذٰلِكَ الشَّعْرَ وَالْأَظْفَارَ فَاجْعَلْهُ فِيْ فَمِيْ وَعَلٰى عَيْنِيْ وَمَوَاضِعَ السُّجُوْدِ مِنِّيْ۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، تحت معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

74: امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان البغدادی المعروف بابن ابی الدنیا رحمہ اللہ (المتوفیٰ:281ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَهْلِهِ: اِتَّقُوا اللهَ فَإِنَّ اللهَ يَقِي مَنِ اتَّقَاهُ وَلَا تُقٰى لِمَنْ لَا يَتَّقِي اللهَ. ثُمَّ قَضٰى۔

المحتضرین، مقالۃ الخلفاء عند حضور الموت

75: حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:774ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَعِدَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ النَّاسَ - وَأَكْفَانُ مُعَاوِيَةَ عَلٰى يَدَيْهِ - فَقَالَ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ الَّذِي كَانَ سُوْرُ الْعَرَبِ وَعَوْنُهُمْ وَجَدُّهُمْ قَطَعَ اللهُ بِهِ الْفِتْنَةَ وَمَلَّكَهُ عَلَى الْعِبَادِ، وَفَتَحَ بِهِ الْبِلَادَ، أَلَا إِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَهٰذِهِ أَكْفَانُهُ۔

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، تحت الترجمۃ: معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

76: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ مِثْلَ ذَلِكَ فَطَلَعَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ ذَا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1924

77: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَهْمًا فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! خُذْ هٰذَا السَّهْمَ حَتّٰى تَلْقَانِي بِهِ فِي الْجَنَّةِ۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1926

78: امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفیٰ:360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا مُعَاوِيَةُ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ لَتُزَاحِمَنِّي عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا۔

الشریعۃ لآجُرّی، رقم الحدیث:1925

وفیات الاعیان

نمبر شمار	نام مع نسب	سن وفات
1	امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری رحمہ اللہ	217ھ
2	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العَبَسی الکوفی رحمہ اللہ	235ھ
3	امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی البصری رحمہ اللہ	240ھ
4	امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ	241ھ
5	امام محمد بن حبیب بن امیۃ بن عمرو الہاشمی ابو جعفر البغدادی رحمہ اللہ	245ھ
6	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	256ھ
7	امام مسلم بن حجاج القُشَیری النیشابوری رحمہ اللہ	261ھ
8	امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ	262ھ
9	امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ	275ھ
10	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ	279ھ
11	امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ	279ھ
12	امام ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ رحمہ اللہ	279ھ
13	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان البغدادی المعروف بابن ابی الدنیا رحمہ اللہ	281ھ
14	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمہ اللہ	303ھ
15	امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ	310ھ
16	امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی رحمہ اللہ	317ھ
17	امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّی البغدادی رحمہ اللہ	360ھ
18	امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ	360ھ
19	امام احمد بن محمد بن الحسین بن الحسن ابو نصر البخاری الکلاباذی رحمہ اللہ	398ھ
20	امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ	430ھ
21	امام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی القرطبی رحمہ اللہ	456ھ

22	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ	463ھ
23	امام ابو عبد اللہ محی الدین عبد القادر بن موسیٰ بن عبد اللہ الجیلانی الحنبلی رحمہ اللہ	561ھ
24	امام موفق بن احمد المکی الخوارزمی رحمہ اللہ	568ھ
25	امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ	571ھ
26	شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی رحمہ اللہ	626ھ
27	امام ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد الشیبانی عز الدین ابن الاثیر رحمہ اللہ	630ھ
28	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر الانصاری الجزرجی شمس الدین القرطبی رحمہ اللہ	671ھ
29	امام ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی جمال الدین ابن منظور الانصاری الافریقی رحمہ اللہ	711ھ
30	امام ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن بن یوسف ابی محمد القضاعی الکلبی المِزّی رحمہ اللہ	742ھ
31	امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ	748ھ
32	حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ	774ھ
33	امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ	807ھ
34	حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ	852ھ
35	امام حسین بن محمد بن الحسن اَلدِیّار بَکری رحمہ اللہ	966ھ

رافضی مصنفین

نمبر شمار	نام مع نسب	سن وفات
1	احمد بن داود الدِینَوری الشیعی	282ھ
2	ابو عباس عبد اللہ بن جعفر الحِمیری الشیعی	300ھ
3	علی بن الحسین بن محمد بن احمد بن الہیثم المروانی الاُموی القُرشی، ابو الفرج الاصبہانی شیعی	356ھ
4	محمد بن حسین بن موسیٰ سید شریف رضی شیعی	406ھ
5	شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان المعروف بہ ابن المعلم شیعی	413ھ
6	ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی شیعی	460ھ

کتابیات

تفسیر:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی رحمہ اللہ	671ھ

حدیث:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	المصنف	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العَبَسی الکوفی رحمہ اللہ	235ھ
2	مسند احمد	امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ	241ھ
3	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	256ھ
4	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج القُشَیری النیشابوری رحمہ اللہ	261ھ
5	سنن ابی داود	امام ابو داوٗد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمہ اللہ	275ھ
6	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمہ اللہ	279ھ
7	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمہ اللہ	303ھ
8	الشریعۃ	امام ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرِّی البغدادی رحمہ اللہ	360ھ
9	المعجم الصغیر	امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ	360ھ
10	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ	360ھ
11	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی ابو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ	360ھ
12	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	امام حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ	807ھ
13	فتح الباری شرح صحیح البخاری	امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ	852ھ

الاحسان:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	الغنیۃ لطالبی طریق الحق	امام ابو عبد اللہ محی الدین عبد القادر بن موسیٰ الجیلانی الحنبلی رحمہ اللہ	561ھ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	السیرۃ النبویہ لابن ہشام	امام ابو محمد عبد الملک بن ہشام المعافری رحمہ اللہ	217ھ
2	جوامع السیرۃ لابن حزم	امام ابو محمد علی بن احمد ابن حزم الاندلسی القرطبی رحمہ اللہ	456ھ

سیر الصحابۃ رضی اللہ عنہم:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	فضائل الصحابۃ	امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل البغدادی رحمہ اللہ	241ھ
2	المحتضرین	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید البغدادی المعروف بابن ابی الدنیا رحمہ اللہ	281ھ
3	معجم الصحابۃ	امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد البغوی رحمہ اللہ	317ھ
4	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد النمری القرطبی رحمہ اللہ	463ھ
5	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ	852ھ

الجرح والتعدیل:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	تہذیب التہذیب	امام حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ	852ھ

التراجم والطبقات:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	کتاب المحبر	امام محمد بن حبیب بن امیۃ بن عمرو ابو جعفر البغدادی رحمہ اللہ	245ھ
2	الہدایۃ والارشاد فی معرفۃ اھل الثقۃ والسداد	امام احمد بن محمد بن الحسین بن الحسن البخاری الکلاباذی رحمہ اللہ	398ھ
3	الطبقات الکبریٰ لابن سعد	امام ابو عبد اللہ محمد ابن سعد ابن منیع البصری رحمہ اللہ	430ھ
4	مناقب ابی حنیفہ رحمہ اللہ	امام موفق بن احمد المکی الخوارزمی رحمہ اللہ	568ھ
5	تہذیب الکمال فی اسماء الرجال	امام ابو الحجاج یوسف بن عبد الرحمٰن القضاعی المِزّی رحمہ اللہ	742ھ

التاریخ:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	تاریخ خلیفہ بن خیاط	امام ابو عمرو خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ الشیبانی البصری رحمہ اللہ	240ھ
2	التاریخ الکبیر	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	256ھ
3	تاریخ المدینۃ	امام عمر بن شبہ بن عبیدہ بن ریطۃ النمری البصری رحمہ اللہ	262ھ
4	تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک	امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الطبری رحمہ اللہ	310ھ
5	تاریخ دمشق لابن عساکر	امام ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ المعروف بابن عساکر رحمہ اللہ	571ھ
6	البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر	حافظ عماد الدین اسماعیل بن خطیب عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ	774ھ
7	تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام	امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ	748ھ
8	العبر فی خبر من غبر	امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمہ اللہ	748ھ
9	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	امام حسین بن محمد بن الحسن اَلدِّیار بَکْری رحمہ اللہ	966ھ

الجغرافیا:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	فتوح البلدان	امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ	279ھ
2	معجم البلدان	شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی رحمہ اللہ	626ھ

الانساب:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	انساب الاشراف	امام احمد بن یحیٰ بن جابر بن داود البَلَاذُری رحمہ اللہ	279ھ

کتب روافض:

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سن وفات
1	الاخبار الطوال	احمد بن داود الدِینَوری الشیعی	282ھ
2	قرب الاسناد	ابو عباس عبد اللہ بن جعفر الحمیری الشیعی	300ھ
3	مقاتل الطالبین	علی بن الحسین بن محمد بن احمد القُرشی، ابو الفرج الاصبہانی شیعی	356ھ
4	نہج البلاغۃ	محمد بن حسین بن موسیٰ سید شریف رضی شیعی	406ھ
5	الارشاد	شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمان المعروف بہ ابن المعلم شیعی	413ھ
6	اختیار معرفۃ الرجل المعروف بر جال کشی	ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسی شیعی	460ھ